بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال نمبر 1: علم مصطلح کی تعریف بیان کریں؟

جواب: ایسے اصول و قوائد کا علم جن کے ذریعے سند و متن کے احوال کو جانا جائے قبول اور ردّ کی حیثیت سے۔

سوال نمبر 2: علم مصطلح کا موضوع کیا ہے؟

جواب: اس کا موضوع سند اور متن ہے قبول اور ردّ کی حیثیت سے۔

سوال نمبر 3: علم مصطلح کا ثمرۃ کیا ہے؟

جواب: صحیح حدیث کو کمزور سے ممتاز کرنا۔

سوال نمبر 4: حدیث کی تعریف بیان کریں؟

جواب: **حدیث کا لغوی معنی** الجدید (نیا)

اصلاحی تعریف: جس کی اضافت نبی کریم ﷺ کے قول یا فعل یا تقریر یا صفت کی طرف گئی ہو۔

سوال نمبر 5: خبر کی تعریف بیان کریں؟

جواب: **خبر کا لغوی معنی**: النبإ (خبر)

اصطلاحی تعریف: اس میں تین اقوال ہیں

1۔ یہ حدیث کی مرادف (ہم معنی) ہے حدیث کی جو تعریف ہے اس کی بھی یہی تعریف ہے۔

2۔ یہ حدیث سے الگ ہے۔ حدیث اسے کہتے ہیں جو نبی کریم ﷺ سے آئے اور خبر اسے کہتے ہیں جو نبی کریم ﷺ کے غیر یعنی صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالی اجمعین سے آئے۔

3۔ یہ حدیث سے عام ہے یعنی حدیث خاص ہے اور خبر عام ہے حدیث اسے کہتے ہیں جو صرف نبی کریم ﷺ سے آئے۔ اور خبر اسے کہتے ہیں جو صرف نبی کریم ﷺ سے بھی آئے اور بنی کریم ﷺ کے غیر سے آئے۔

سوال نمبر6: الأثر کسے کہتے ہیں؟

جواب: **الأثر کا لغوی معنی ہے:** بقية الشئ (کسی چیز کا بقیہ حصہ)

اصطلاحی تعریف: اس میں دو اقوال ہیں

1۔ یہ حدیث کی مرادف (ہم معنی) ہے حدیث کی جو تعریف ہے اس کی بھی یہی تعریف ہے۔

2۔ یہ حدیث سے الگ ہے یعنی الأثر اسے کہتے ہیں جس کا اطلاق صحابہ کرام علیھم الرضوان اجمعین کے اقوال اور افعال پر ہوتا ہے۔

سوال نمبر7: اسناد کسے کہتے ہیں؟

جواب: اسناد کے دو معنی ہیں:

1۔ حدیث کو سند کے ساتھ قائل کی طرف منسوب کرنا۔

2۔ راویوں کی وہ لڑی جو متن تک پہنچانے والی ہو۔

سوال نمبر8: سند کا لغوی و اصلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: سند کا لغوی معنی المعتمد (جس پر بھروسہ کیا جائے) اصطلاحی تعریف: راویوں کی وہ لڑی جو متن تک پہنچانے والی ہو۔

سوال نمبر9: متن کسے کہتے ہیں؟

جواب: متن لغت میں سخت چیز کو کہتے ہیں، وہ چیز جو زمین سے اُٹھی ہوئی ہو کو کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف: کلام میں جس کی انتہاء سند تک ہو۔

سوال نمبر10: مسند (نون کے فتح کے ساتھ) کسے کہتے ہیں؟

جواب: **لغوی معنی:** اسند الشیء سے اسم مفعول ہے کسی چیز کو منسوب کرنے کے معنی میں ہے۔

اصطلاحی معنی: اس کے تین معنی:

1۔ ہر وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی الگ الگ مرویات جمع کی گئی ہو۔

2۔ جو حدیث مرفوع جو سند کے ساتھ متصل ہو۔

3۔ اگر اس کو "سند" مراد لیا جائے تو یہ مصدر میمی ہو۔

سوال نمبر 11: مسند (نون کے کسرہ کے ساتھ) کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایسا شخص جو حدیث کو سند کے ساتھ روایت کرے برابر ہے کہ اس کو علم ہو یا نہ ہو صرف ہو روایت کرے۔

سوال نمبر 12: محدث کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو علم حدیث میں روایۃ اور درایۃ چھان بین کرنے میں مشغول ہو، اور کثیر احادیث اور راویوں کے احوال پر آگاہ ہو۔

سوال نمبر 12: علم حدیث میں حافظ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اس بارے میں دو قول ہیں؛

1۔ اکثر محدثین کیے نزدیک یہ محدث کے ہم معنی ہے۔

2۔ ایک قول یہ ہے کہ حافظ محدث سے بلند ہوتا ہے اس حیثیت سے کہ اس کی معلومات جہالت پر غالب ہوتی ہے۔

سوال نمبر 13: علم حدیث میں حاکم کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ شخص جو تمام احادیث کا عالم ہو اس سے احادیث میں سے کوئی چیز بھی فوت نہ ہو مگر بعض اہل علم کی رآی پر تھوڑا فوت ہو جانے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

الخبر

سوال نمبر14: خبر کی کتنی اقسام ہیں اور کس اعتبار سے ہیں؟

جواب: خبر کی وصول (پہنچنے) کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں؛

1۔ اگر اس خبر کے طرق (راستے) بہت ہوں جن کی کوئی حد مقرر نہ ہو تو وہ متواتر ہے۔

2۔ اگر اس خبر کی حد مقرر ہو اور طرق کسی تعداد میں محصور ہو تو اسے الاحاد کہتے ہیں۔

سوال نمبر15: خبر متواتر کسے کہتے ہیں؟ لغوی معنی، اصطلاحی اور وضاحت کریں؟

جواب: لغوی معنی: متواتر اسم فاعل ہے تواتر سے جس کے معنی تابع کرنا ہے

اصلاحی معنی: جس حدیث کے راوی اتنے زیادہ ہوں جن کا جھوٹ پر جمع ہونا عقلا محال ہو۔ یعنی اس حدیث یا خبر کو طبقات سند کے ہر طبقہ میں ایسے کثیر راویوں نے روایت کیا ہو جن کا عقلا و عادۃ محال مانے کہ یہ رواۃ اس خبر بیان کرنے میں جھوٹ پر متفق ہیں۔

سوال نمبر16: خبر متواتر کی شرائط بیان کریں؟

جواب: خبر متواتر کی چار شرائط ہیں:

1۔ اس کو روایت کرنے والے افراد کثیر ہوں، کم از کم میں اختلاف ہے مختار قول ہے کہ "دس افراد" ہوں۔

2۔ یہ کثرت سند کے ہر طبقہ میں پائے جائے۔

3۔ ان راویوں کا عادۃ جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔

4۔ ان کی خبر حسّی طور پر مستند ہو۔ (جیسے روایوں کا رأینا یا لمسنا کے الفاظ سے روایت کرنا، اگر انہوں نے ایسی خبر دی جو عقلی ہو جیسے عالم کے حادث ہونے کی خبر تو اسے متوارتر نہیں کہا جائے گا۔

سوال نمبر17: خبر متواتر کا حکم بیان کریں؟

جواب: خبر متواتر ایسے علم ضروری کا فائدہ دیتی ہے جس کی پختہ تصدیق کرنے کی جانب انسان مجبور ہو جاتا ہے۔ اس شخص کی طرح جس نے کسی معاملے کا آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہو کیونکہ وہ اس کی تصدیق کرنے میں شک میں نہیں پڑتا اس طرح خبر متواتر کا معاملہ ہے اسی لیے خبر متواتر سب مقبول ہے اور اس میں راویوں کے احوال کے بارے میں بحث کرنے کی حاجت نہیں ہوتی۔

سوال نمبر 18: خبر متواتر کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب: خبر متواتر کی دو اقسام ہیں: متواتر لفظی، متواتر معنوی۔

متواتر لفظی: وہ حدیث جس کے لفظ اور معنی دونوں متواتر ہوں۔ جیسے ((مَن کَذِبَ عَلَیَّ معتَمِداً فَلیَتَبَوا ء مَقعَدَہٗ مِن النَّارِ)) اس حدیث کو انہیں الفاظ کے ساتھ ستر 70 سے زائد صحابہ کرام علیہم الرضوان نے روایت کیا ہے۔

متواتر معنوی: وہ حدیث جس کے صرف معنی متواتر ہوں نہ کہ لفظ۔ جیسے دعا میں ہاتھوں کو اٹھانے والی حدیث۔ اس بارے میں حضور ﷺ سے سو (100) کے قریب روایات مروی ہیں سب میں الفاظ مختلف ہیں مگر سب میں معنی ایک ہی ہیں حضور ﷺ دعا کے وقت اپنے مبارک ہاتھوں کو بلند فرماتے تھے۔

سوال نمبر 19: کیا حدیث متواتر پائی جاتی ہیں؟

جواب: جی ہاں! حدیث متواتر پائی جاتی ہیں جیسے: حدیث حوض، حدیث مسح علی الخفین، حدیث رفع الیدین فی الصلاۃ، حدیث نضر اللہ امرأ اور اس کی مثل اور احادیث لیکن اگر ہم احادیث احاد کی طرف نسبت کریں تو اس کے مقابلے میں احادیث متواتر تھوڑی پائی جاتی ہیں۔

سوال نمبر 20: حدیث متواتر پر مشتمل جو تصانیف لکھی گئی ان کے نام تحریر کریں؟

جواب: 1۔ الازھار المتناثرۃ فی الاخبار المتواترۃ: یہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے جو انہوں نے چند ابواب پر لکھی۔

2۔ قطف الازھار: یہ بھی حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ جو سابقہ (الازھار المتناثرہ فی الاخبار المتواترہ) کی تلخیص ہے

3۔ نظم المتناثرۃ من الحدیث المتواترۃ: اس کو محمد بن جعفر الکتانی نے تحریر کی۔

المبحث الثانی

سوال نمبر 21: خبر الاحاد کے لغوی معنی تحریر کریں؟

جواب: الاحاد یہ "احد" کی جمع ہے اس کے معنی واحد ہیں، اور خبر واحد اس خبر کو کہتے ہیں جس خبر کو ایک راوی نے روایت کیا ہو۔

سوال نمبر 22: خبر واحد کی اصطلاحی تعریف بیان کیجئے؟

جواب: وہ خبر جس میں متواتر کی شروط جمع نہ ہوں۔

سوال 23: خبر متواتر کا حکم تحریر کریں؟

جواب: خبر متواتر علم نظری کا فائدہ دیتی ہے یعنی وہ علم جو نظر اور غور و فکر پر موقوف ہو۔

سوال نمبر 24: خبر واحد کی اس کے طرق کی تعداد کے لحاظ سے کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب: خبر واحد کی اس کے طرق کی تعداد کی طرف نسبت کرتے ہوئے تین اقسام ہیں:، مشہور، عزیز، غریب۔

سوال نمبر 25: مشہور کا لغوی معنی بیان کریں؟

جواب: مشہور "شھرت الامر" سے اسم مفعول ہے یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب آپ کسی بات کا اعلان کریں اور ظاہر کر دے۔ مشہور کو مشھور اس کے ظاہر ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں۔

سوال نمبر 26: مشہور کی اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: وہ حدیث جس کو راویوں کے ہر طبقہ میں تین یا تین سے زائد راوی روایت کریں جب تک تواتر کی حد کو نہ پہنچے۔ جیسے: إِنّ الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من صدور العلماء، ولكن يقبض العلم بقبض العلماء، حتى إذا لم يبق عالما اتخذ الناس رءوسا جُهَّالًا، فسُئِلوا فأفتوا بغير علم، فضلوا وأضلوا۔

سوال نمبر 27: مستفیض کسے کہتے ہیں؟

جواب: مستفیض استفاض سے اسم فاعل ہے جیسے کہتے ہیں فاض الماء (پانی پھیل گیا) اس مستفیض اس کے منتشر ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں۔

اس کی اصطلاحی تعریف میں تین اقوال ہیں:

1۔ حدیث مشہور کے ہم معنی ہے

2۔ یہ حدیث مشہور سے خاص ہے کیونکہ اس میں شرط ہے کہ سند کی دونوں طرفیں برابر ہوں جبکہ مشھود میں ایسا نہیں ہے۔

3۔ مستفیض مشہور سے عام ہے کیونکہ اس میں شرط ہے کہ سند کی دونوں طرفیں برابر ہوں جبکہ مستفیض میں ایسا نہیں ہے۔

سوال نمبر 28: مشہور غیر اصطلاحی سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد وہ حدیث جو لوگوں کی زبان پر جاری ہو جائے اس میں شروط معتبر نہیں ہیں۔ وہ جس کی ایک سند ہو، جس کی ایک سے زائد سند ہو یا جس کی اصلا کوئی سند نہ ہو وہ بھی اس میں شامل ہے۔

سوال نمبر 29: مشہور غیر اصطلاحی کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب: مشہور غیر اصطلاحی کی اقسام کثیر ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

1۔ خاص طور پر محدثین کے نزدیک مشہور: حدیث انس (أنّ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ قَنَتَ شهرًا بَعدَ الرُّكُوعِ يَدعُو على رعل وذكوانَ)

2۔ محدثین، علماء اور عوام کے نزدیک مشہور: "المسلمُ مَن سَلِمَ المُسلِمُونَ مَن لِسَانِه ويَدِه"

3۔ فقہاکرام کے نزدیک مشہور: "أبغضُ الحلالِ إلى اللهِ الطلاقُ"

4۔ اصولین کے نزدیک مشہور: "رُفِعَ عَنْ أُمَّتِي الخطأُ والنِّسْيَانُ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْه".

5۔ نحاۃ کے نزدیک مشہور: "نِعْمَ العَبْدُ صُهَيْبُ، لَوْلَمْ يَخِفِ اللهَ لَمْ يَعْصِه"

6۔ عام عوام کے نزدیک مشہور: "العُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ".

سوال نمبر30: مشہور کا حکم ہے؟

جواب: مشہور اصطلاحی یا غیر مشہور اصطلاحی یہ صرف صحیح غیر صحیح نہیں ہوتی بلکہ یہ صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع بھی ہوتی ہے لیکن اگر مشہور اصطلاحی صحیح ہو جائے تو اس میں عزیز اور غریب بھی ہو تا ہے۔

سوال نمبر31: حدیث مشہور میں لکھی گئی تصانیف تحریر کریں؟

جواب: یہ تصانیف مشہور غیر اصطلاحی کی ہیں:

1۔ المقاصد الحسنة، فيما اشتهر على الألسنة: امام سخاوی.

2۔ كشف الخفاء، ومزيل الإلباس، فيما اشتهر من الحديث على ألسنة الناس: امام جلونی.

3۔ تمييز الطيب من الخبيث، فيما يدور على ألسنة الناس من الحديث: ابن الدَّيْبَع الشيباني.

العزیز

سوال نمبر32: عزیز کی لغوی تعریف بیان کریں؟

جواب: عزیز "عَزَّ یعِزّ" سے اسم فاعل ہے اس کے معنی کم ہونا، نادر ہونا۔ یا "عَزَّ یعَزّ" قوی ہونا، شدید ہونا۔

سوال نمبر33: عزیز کو عزیز کیوں کہتے ہیں؟

جواب: عزیز کو عزیز اس کے کم پائے جانے (باکسر العین) یا اس کے دوسرے طریق سے پختہ ہونے (بالفتح العین) کی وجہ سے کہتے ہیں۔

سوال نمبر34: عزیز کی اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: جس حدیث کے تمام طبقات میں دو سے کم راوی نہ ہوں۔

سوال نمبر35: اگر ایک طبقہ میں دو اور ایک میں ایک روای پائے جائے اور ایک میں تین پائے جائے تو اس حدیث کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اس حدیث کو عزیز کا اطلاق کیونکہ علم حدیث میں اقل کا اعتبار ہے کہ جس طبقہ میں کم راوی ہونگے اس کا اعتبار کر کے حکم لگائنگیں۔

سوال نمبر 36: حدیث کی مثال بیان کریں؟

جواب: شیخین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور امام بخاری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راویت کی کہ ((لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین))۔ اس حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قتادہ اور عبد العزیز بن صھیب نے راویت کی، حضرت رضی اللہ عنہ سے شعبہ اور سعید نے روایت کی، عبد العزیز سے اسماعیل بن علیّہ اور عبد الوارث نے روایت کی، ان سے ہر جماعۃ نے حدیث روایت کی۔

سوال نمبر 37: حدیث عزیز میں جو مشہور تصانیف لکھی گئے ان کے اسماء تحریر کریں؟

جواب: حدیث عزیز میں علماء کرام نے کوئی مستقل تصنیف نہیں لکھی اسے کے کم پائے جانے کی وجہ سے۔

سوال نمبر 38: غریب کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: غریب لغۃً میں صفت مشبہ ہے اس کے معنی منفرد ہیں یا اپنی ہم مثلوں (عزیز، مشہور) سے دور۔

اصطلاحی طور پر: اس حدیث کو کہتے ہیں جس حدیث کو روایت کرنے میں ایک راوی ہو۔

سوال نمبر 39: غریب کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: غڑیب کو "فرد" بھی کہتے ہیں، غریب اور فرد دونوں ہم معنی ہیں لیکن بعض علماء نے ان کے درمیان فرق بیان کیا ہے۔ انہوں نے فرد کو الگ سے مستقل قسم قرار دیا ہے لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اور غریب کو ایک معنی میں شمار کیا ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: اہل اصطلاح نے اس میں مغایرت (جدا) بیان کی ان کے درمیان اس کے کثرت اور قلت کی حیثیت سے۔

سوال نمبر 40: فرد کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: فرد کی دو قسمیں ہیں: فرد مطلق، فرد سببی۔

فرد مطلق: وہ حدیث جس کی اصل سند میں غربت ہو یعنی صحابی اس حدیث کو روایت کرنے میں تنہا ہو۔

فرد سبعی: وہ حدیث جس کے درمیان میں غرابت ہو۔یعنی اس کو کثیر راویوں نے راویت کیا اصل سند میں پھر ان راویوں سے ایک راوی منفرد ہو جائے روایت کرنے میں۔

سوال نمبر41: فرد مطلق اور فرد سبعی کی مثال بیان کریں؟

جواب: حدیث حدیث "إنما الأعمال بالنيات" اس کو حضرت عمر بن الخطاب رضي الله عنه منفرد ہیں۔

سوال نمبر42: غریب نسبی کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: غریب نسبی کی چار اقسام ہیں:

1۔ ثقہ راوی روایت کرنے میں منفرد ہو: جسے: اس حدیث کو صرف فلان ثقہ راوی نے روایت کیا۔

2۔ معین راوی معین راوی سے روایت کرنے میں منفرد ہو: فلاں راوی فلاں راوی سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

3۔ ایک شہر والے یا ایک سمت والے روایت کرنے میں منفرد ہو: جیسے اس حدیث کو صرف مکۃ والوں نے روایت کی یا صرف بصرہ والوں نے۔

4۔ ایک شہر والے یا ایک سمت والے دوسرے شہر یا دوسرے سمت والوں سے روایت میں منفرد ہو: جسے بصرہ والے مدینہ والوں سے روایت کرنے میں یا شام والے حجاز والوں سے روایت کرنے میں تنہا ہیں۔

سوال نمبر43: سند اور متن کے اعتبار سے غریب کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: سند اور متن اعتبار سے غریب کی دو اقسام ہیں:

غریب سند اور متن معاً: وہ حدیث جس کی سند اور متن دونوں کو ایک راوی روایت کریں۔

غریب صرف سند کے اعتبار سے: وہ حدیث جس کے متن کو صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین روایت کریں پھر دوسرے راوی سے روایت کرنے والا راوی ایک ہو جائے۔اس کے بارے میں امام ترمذی اپنی کتاب میں فرماتے ہیں "" غریب من ھذا الوجہ"۔

سوال نمبر44: غریب احادیث کہاں پائی جاتی ہیں؟

جواب: غریب احادیث پائی جاتی ہیں

مسند البزار.

المعجم الأوسط، للطبراني.

سوال نمبر45: احادیث غریب میں مشہور تصانیف کونسی لکھی گئیں؟

جواب 1۔غرائب مالك: للدارقطني.

2۔ الأفراد: للدارقطني أيضا.

3۔ السنن التي تفرد بكل سنة منها أهل بلدة: لأبي داود السجستاني.

سوال نمبر46: خبر الاحاد اپنی قوت وضعف کے اعتبار سے کتنی اور اور کونسی اقسام کی طرف تقسیم ہوتی ہے؟

جواب: خبر الاحاد اپنے قوت اور ضعف کے اعتبار سے دو بنیادی اقسام کی طرف تقسیم ہوتی ہے:

1) مقبول 2) مردود

سوال نمبر47: مقبول اور مردود کی تعریف مع حکم کے تحریر کریں؟

جواب: مقبول: جس خبر میں مخبر بہ کا صدق راجح ہو۔

حکم: اس دلیل پکڑنا اور اس پر عمل کرنا واجب ہے

مردود: جس خبر میں مخبر بہ کا صدق راجح نہ ہو۔

حکم: اس سے دلیل نہیں پکڑی جائے گی نہ اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

سوال نمبر48: خبر مقبول کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب: خبر مقبول کی بنیادی دو اقسام ہیں: صحیح، حسن۔ ان میں سے پھر دو اقسام کی طرف تقسیم ہوتی ہے۔ لذاتہ، لغیرہ۔ یوں اس کی چار اقسام ہوگئی:

1) صحیح لذاتہ 2) صحیح لغیرہ 3) حسن لذاتہ 4) حسن لغیرہ

سوال نمبر 49: صحیح کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: صحیح یہ سقیم (بیمار) کی ضد ہے یہ معنی اجسام میں حقیقتاً استعمال ہوتا ہے اور حدیث اور تمام معنی میں مجازاً استعمال ہوتا ہے۔

اصطلاحی تعریف: وہ حدیث جس کی سند عادل تام ضبط راوی کی اپنی ہی مثل رواۃ کے ساتھ انتہا تک متصل ہو بغیر شذوذ اور علۃ کے۔

سوال نمبر 50: حدیث کے صحیح ہونے کے لیے کونسی شرائط کو ہونا ضروری ہے؟

جواب: حدیث کے صحیح ہونے کے لیے پانچ شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

1) اتصل سند: ہر راوی اپنے سے اوپر والے رواۃ سے آمنے سامنے ہو کر روایت کرے اور یہ سلسلہ روایت کے شروع سے آخر تک رہے۔

2) عدالۃ الرُواۃ: اس حدیث کو روایت کرنے والا ہر راوی مسلمان، بالغ، عاقل، غیر فاسق، غیر مخروم المروءۃ (خلاف مروءۃ کام کرنا) والا ہو۔

3) عدم الشذوذ: وہ حدیث شاذ نہ ہو، یعنی اس حدیث میں ثقہ راوی نے اپنے سے اوثق (زیادہ ثقہ) کی مخالفت نہ کی ہو۔

4) عدم العلۃ: یہ حدیث معلل نہ ہو۔ علۃ وہ پیچیدہ مخفی چیز ہے جو سند کے ظاہر کو عیب لگاتی ہے باوجود یہ کہ سند کا ظاہر اس سے سلامت ہوتا ہے۔

سوال نمبر 51: حدیث صحیح کی مثال سے وضاحت کیجیۓ؟

جواب: امام محمد بن اسماعیل بخاری (256ھ) نے اپنی صحیح البخاری میں تخریج کی ہے فرماتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی عبد اللہ بن یوسف نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ روایت کرتے ہیں محمد سے وہ روایت کرتے ہیں جبیر بن مطعم سے وہ اپنے والد (مطعم) سے روایت کرتے مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ((میں نے حضور ﷺ نماز مغرب میں سورۃ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا))۔

1) اس حدیث میں صحیح کی پہلی شرط (اتصال سند) مکمل پائی جارہی ہے کیونکہ سب نے اپنے شیخ سے روایت لی ہے اور مالک ابن شہاب

اور ابن جبیر کی عنعن یہ اتصال پر محمل ہے کیونکہ یہ اشخاص مدلس نہیں ہیں۔

2،3)دوسری شرط رُواۃ کا عادل وضابط ہونا تواس کی تفصیل علماء جرح وتعدیل کے نزدیک یہ ہے:

عبد اللہ بن یوسف: ثقہ متقن

مالک بن انس: امام حافظ

ابن شہاب الزھری: فقیہ، حافظ متفق علی جلالتہ واتقانہ

محمد بن جبیر: ثقہ

جبیر بن مطعم: صحابی

4)یہ حدیث شاذ بھی نہیں ہے: کیونکہ اس کے معارض کوئی اس سے اقوی حدیث نہیں ہے۔

5)اس میں علل میں سے کوئی علت نہیں ہے۔

سوال نمبر52: حدیث صحیح کا حکم تحریر کریں؟

جواب: محدثین اور اصولین اور فقہاء جن کو شمار کیا جاتا ہے ان کے نزدیک اس پر عمل کرنا واجب ہے اور یہ شرعی حجت میں سے ہماری حجت ہے مسلمان اس کو چھوڑنے کی کوشش نہیں کرتا۔

سوال نمبر53: محدثین کے قول (ھذا حدیث صحیح) اور (ھذا حدیث غیر صحیح) سے کیا مراد ہے؟

جواب: ھذا حدیث صحیح سے مراد ہے کہ اس حدیث میں حدیث صحیح کی تمام شرائط ثابت ہیں نہ کہ قطعی طور یہ بات کہنا کہ نفس امر میں بھی یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ ثقہ راوی سے بھی خطا اور نسیان کا احتمال ہے۔

ھذا حدیث غیر صحیح سے مراد اس حدیث میں حدیث صحیح کی شرائط میں سے بعض یا تمام شرائط مفقوط (نہ پایا جانا) ہیں نہ کہ یہ حدیث واقعی میں جھوٹی ہے زیادہ غلطی کرنے والے سے درستگی کے جائز ہونے کی وجہ سے۔

سوال نمبر 54: کیا کسی سند کے بارے میں یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ اصح الاسانید ہے؟

جواب: مختار یہ ہے کہ کسی بھی سند کے بارے میں یقین یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ سب سے صحیح سند ہے کیونکہ صحت کے مرتبوں کا مختلف ہونا یہ شرائط صحیح میں شرائط کا سند میں پختہ ہونا۔ اور تمام شرائط صحت میں اعلی درجہ کا پایا جانا نادر ہے۔ تو صحیح بات یہ ہے کہ اسناد میں سے کسی سند کے بارے میں اصح الاسانید کہنے سے سکوت اختیار کیا جائے۔ اس کے باوجود جن ائمہ حدیث سے جو اصح الاسانید کا قول ثابت ہے تو اس کا ظاہر یہ ہے کہ جس امام کے نزدیک جس روایوں کا قوی ہونا راجح ہوا انہوں نے اس کی سند کو اصح الاسانید کہا۔

1) الزھری عن سالم عن ابیه: اس کو اسحق بن راھویہ اور امام احمد سے روایت کیا گیا ہے۔

2) ابن سیرین عن عبیدہ عن علی: اس کو ابن المدینی اور فلاس سے روایت کیا گیا ہے۔

3) الاعمش عن ابراھیم عن علقمه عن عبداللہ: اس کو ابن مَعین سے روایت کیا گیا ہے۔

4) الزھری عن علی بن الحسین عن ابیه عن علی: اس کو ابو بکر بن ابی شیبہ سے روایت کیا گیا ہے۔

5) مالك عن نافع عن ابن عمر: اس کو امام بخاری سے روایت کیا گیا ہے۔

سوال نمبر 55: صحیح مجرد میں سب سے پہلے کونسی کتاب لکھی گئی ہے؟

جواب: صحیح مجرد میں سب سے پہلے " صحیح البخاری " لکھی گئی پھر " صحیح المسلم " لکھی گئی۔ یہ دونوں کتابیں قرآن کریم کے بعد سب سے زیادہ اصح الکتب ہیں۔ ساری امت نے ان دونوں کتابوں کو تلقی بالقبول کیا۔

سوال نمبر 56: صحیح البخاری اور صحیح المسلم میں سے کونسی سب سے زیادہ صحیح ہے؟

جواب: البخاری سب سے زیادہ اصحّ ہے اس میں زیادہ فوائد ہیں اور اس لیے کہ بخاری کے راوی زیادہ متصل اور ثقہ ہیں۔ کیونکہ اس میں فقہ مسائل کا استنباط اور نکات حکمیہ ہیں جو مسلم میں نہیں ہیں۔ اور بخاری مسلم سے اصح مجموعے کے اعتبار سے ہے وگرنہ مسلم میں کبھی کبھار بخاری سے قوی حدیث پائی جاتی ہے۔

سوال نمبر 57: کیا امام بخاری اور امام مسلم نے تمام صحیح احادیث کو درج کیا ہے یا اپنی کتاب میں اس کا التزام کیا ہے؟

جواب: امام بخاری اور امام مسلم نے نہ اپنی صحیحین میں تمام صحیح احادیث کو درج کیا نہ اس کا التزام کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی جامع میں صرف صحیح احادیث کو لکھا ہے اور صحیح میں سے اکثر کو طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ: ہر وہ حدیث جو میرے نزدیک صحیح ہے اس کو میں نے اپنی کتاب میں تحریر نہیں کی میں نے صرف وہ احادیث تحریر کی ہیں جس پر اجماع ہے۔

سوال نمبر 58: کیا امام بخاری و مسلم علیہما الرحمۃ نے زیادہ صحیح احادیث چھوڑی ہیں یا کم؟

جواب: حافظ ابن الاخرم فرماتے ہیں: ان دونوں سے صحیح احادیث میں سے قلیل چھوٹی ہیں۔ اس بات پر ان (امام ابن الاخرم) کا انکار کیا گیا ہے صحیح یہ ہے کہ ان دونوں نے کثیر صحیح احادیث چھوڑی ہیں امام بخاری علیہ الرحمۃ سے نقل کیا گیا ہے کہ فرماتے ہیں: میں نے صحیح میں سے اکثر حصہ چھوڑا ہے۔ اور فرماتے ہیں: مجھے ایک لاکھ صحیح احادیث یاد ہیں اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد ہیں۔

سوال نمبر 59: بخاری اور مسلم میں کتنی احادیث ہیں؟

جواب: بخاری: اس میں کل سات ہزار دو سو احادیث ہیں مکررات کے ساتھ اور حذف مکررات کے چار ہزار احادیث ہیں۔
مسلم: اس میں کل بارہ ہزار احادیث ہیں مکررات کے ساتھ۔ اور حذف مکررات کے چار ہزار احادیث ہیں۔

سوال نمبر 60: جو احادیث امام بخاری اور امام مسلم سے فوت ہوئی وہ کہا پائی جاتی ہیں؟

جواب: ان کو جو احادیث امام بخاری اور امام مسلم سے فوت ہوئی اس کو ہم دوسری کتب احادیث جو معتمد مشہور ہیں جیسے صحیح ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک، سنن الاربعہ، سنن دارالقطنی اور بیہقی وغیرہ میں پائی جاتی ہیں۔

سوال نمبر 61: مستدرک الحاکم کیسی کتاب ہے؟

جواب: یہ حدیث کی ایک ضخیم کتاب ہے اس میں مؤلف نے ان احادیث صحیحہ کو تحریر کیا ہے جو شیخین یا کسی ایک کی شرط پر ہے لیکن انہوں نے اسے اپنی صحیح میں تحریر نہیں کی۔ کبھی کبھار صاحب مستدرک حاکم اس حدیث کو بھی ذکر کر دیتے ہیں جو صحیح نہیں ہوتی لیکن وہ اس پر تنبیہ کر دیتے ہیں امام حاکم احادیث میں صحیح کا حکم لگانے میں متساھل ہیں۔ تو ضروری ہے ان احادیث میں تتبع کیا جائے اور جو اس کے لائق حکم ہے وہ لگایا جائے۔ امام ذہبی نے ان کی احادیث میں تتبع (غور و فکر) کیا اور جو اس کے لائق تھا حکم لگایا۔ اس کتاب میں ہمیشہ تتبع کی حاجت رہے گئ۔

سوال نمبر 62: صحیح ابن حبان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: یہ کتاب اختراع کی ہوئی ہے ابواب اور مسانید پر مرتب نہیں ہے اس وجہ سے اسے "التقاسیم والانوع" کا نام دیا گیا۔ اس کتاب میں احادیث کو ڈھونڈنا بہت مشکل ہے۔ بعض متاخرین نے اس پر ابواب کو مرتب کیے ہیں۔ مصنف احادیث پر صحت کا حکم لگانے میں متساھل (نرم) ہیں لیکن امام حاکم سے کم ہیں تساھل میں۔

سوال نمبر 63: صحیح ابن خُزیمہ کیسی کتاب ہے؟

جواب: یہ صحیح ابن حبان سے مرتبہ میں اعلیٰ ہے مصنف کے زیادہ تجربہ کی وجہ سے۔ اس میں احادیث کی صحت کا حکم لگانے میں ادنی سے توقف درکار ہے۔

سوال نمبر 65: مستخرج کسے کہتے ہیں؟ نیز صحیحین پر کتنی اور کونسی مستخرجات لکھی گئ؟

جواب: مصنف کتب احادیث میں سے کسی کتاب کو لائے۔ پھر بغیر صاحب کتاب کی اسانید سے خود اپنی سند سے حدیث لائے، تو وہ صاحب کتاب کے شیخ یا اس سے اوپر میں جمع ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 66: صحیحین پر مشہور مستخرجات تحریر کریں؟

جواب: 1۔المستخرج الابی بکر الأسماعیلی علی البخاری۔

2۔السمتخرج لأبی عوانۃ الأسفرانیی علی مسلم۔

3۔المستخرج لأبی نعیم الأصفهانی علی کل منھا (ان دونوں یعنی بخاری اور مسلم پر)۔

سوال نمبر 67: کیا مستخرجات لکھنے والوں نے صحیحین کی الفاظ میں موافقت کا التزام کیا ہے؟

جواب: مستخرجات کے مصنفین نے اپنی کتاب میں صحیحین کی الفاظ میں موافقت کا التزام نہیں کیا۔ کیونکہ انہوں نے ان الفاظ سے روایت بیان کی جو انہیں اپنے شیخ کے طریق سے پہنچے اس وجہ سے کبھی موافقت ہو جاتی ہے کبھی نہیں۔

سوال نمبر 68: امام بھیقی، امام بغوی وغیرہ اگر (رواہ البخاری) یا (رواہ مسلم) کہیں تو اس سے کیا مراد یہ ہوتی ہے اس کی اصل ان کتابوں میں ہیں نہ کہ صحیحین کی موافقت کیلئے۔

سوال نمبر 69: کیا ہمارے لیے جائز ہے کہ ہم مستخرجات یا غیر صحیحین میں سے حدیث کو نقل کرنے کے بعد حدیث کو کہیں رواہ البخاری یا رواہ مسلم؟

جواب: ہم مستخرجات یا غیر صحیحین میں سے حدیث کو نقل کرنے کے بعد حدیث کو کہیں رواہ البخاری یا رواہ مسلم یہ بات دو قسموں کے علاوہ جائز نہیں ۔1) صحیحین کی روایت کے مقابلہ میں وہ روایت ہو۔2) یا صاحب مستخرج یا مصنف کتاب کہے اخرجاہ بلفظہ (ان الفاظ کے ساتھ امام بخاری یا امام مسلم نے روایت کی ہے)

سوال نمبر 70: صحیحن پر مستخرجات لکھنے کے کیا فوائد ہیں؟

جواب: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تدریب الراوی میں ذکر کی ہیں ان میں سے اہم ہیں۔

1) علو الاسناد: (سند کا بلند ہونا) کیونکہ مستخرج کے مصنف اگر حدیثا امام بخاری کے طریق سے روایت کرتے تو جو صاحب مستخرج نے روایت کی ہے وہ امام بخاری کی سند سے بلند نہ ہوتی۔

2) الزیاۃ فی قدر الصحیح: (صحیح کی مقدار میں زیادتی) یعنی جب زائد الفاظ واقع ہونگے تو بعض احادیث میں تکمیل بھی ہو جائے گی۔

3) قوۃ بکثرۃ الطرق: (زیادہ سندوں کی وجہ سے تقویت ملنا) یہ فائدہ معارضہ کے وقت ترجیع کی صورت میں ظاہر ہو گا۔

سوال نمبر 71: جس حدیث کو شیخین (امام بخاری، مسلم) نے روایت کیا اس پر یقین کے ساتھ اس کے صحیح ہونے کا حکم لگا سکتے ہیں؟

جواب: امام بخاری اور مسلم نے اپنی کتاب میں صحیح احادیث ہی ذکر کرنے کا ہی التزام کیا۔ اس لیے جس حدیث کی اسناد متصل ہوں تو اس پر یقین کے ساتھ صحیح ہونے کا حکم لگایا ہے۔ اور جس حدیث کے شروع سے ایک یا اکثر راوی حذف ہوں تو اسے معلّق کا نام دینگے۔ بخاری میں اس کی کثیر مثالیں ہیں ۔ مسلم میں اس کی امثلہ سوائے ایک حدیث کے جو باب تمیم میں ہیں کے علاوہ نہیں پائی جاتی۔

سوال نمبر 72: تعلیقات بخاری کا حکم کیا ہے؟

جواب: وہ احادیث جس کو امام بخاری اپنی کتاب میں لائے اور اس کے شروع سے ایک یا زائد راوی حذف ہوں تو اس کو تعلیقات بخاری کہتے ہیں اس کے حکم کی تفصیل یہ ہے کہ:

1) جن احادیث کو امام بخاری نے جزم کے صیغہ کے ساتھ ذکر کی جیسے: قال، امر، ذکر وغیرہ الفاظ کے ساتھ تو اسکی صحت کا کا حکم کے مضاف الیہ کے اعتبار سے ہے۔

2) جس جن احادیث کو امام بخاری نے صیغہ جزم کے ساتھ ذکر نہیں کیا جیسے یُروٰی، یُذکَرُ، حُکِیَ۔ تو اس کی صحت کا حکم اس کے مضاف الیہ کے اعتبار سے نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی ان کی کتاب میں انتہائی درجہ کی کوئی حدیث نہیں کیونکہ انہوں نے صحیح کا التزام کیا ہے۔

سوال نمبر 73: احادیث صحیح کے کتنے اور کونسے مراتب ہیں؟

جواب: مراتب کو دو اقسام میں مصنف نے تقسیم کیا ہے؛

1) سند کے اعتبار سے 2) شرائط کے اعتبار سے

سند کے اعتبار سے اس کو دو اقسام میں تقسیم کی:

1) اعلیٰ مرتبہ جس کو روایت کرنے والے اصح الاسانید کے رُواۃ ہوں۔ جیسے مالک عن نافع عن ابن عمر

2) اس سے کم جو اصح الاسانید کے رُواۃ نے روایت کی۔ جیسے حماد بن سلمۃ عن ثابت عن انس

دوسری شرائط کے اعتبار سے۔ اس کے سات مراتب ہیں

1) جس حدیث کو روایت کرنے پر امام بخاری اور امام مسلم دونوں متفق ہوں۔

2) جس حدیث کو روایت کرنے پر صرف امام بخاری منفرد ہوں۔

3) جس حدیث کو روایت کرنے پر امام مسلم منفرد ہوں۔

4) جو ان دونوں (امام بخاری، مسلم) کی شرائط پر ہوں لیکن انہوں نے اپنی کتاب میں داخل نہیں کی۔

5) جو صرف امام بخاری کی شرائط پر ہوں لیکن انہوں نے اپنی کتاب میں داخل نہیں کی۔

6) جو صرف امام مسلم کی شرائط پر ہوں لیکن انہوں نے اپنی کتاب میں داخل نہیں کی۔

7) جو امام بخاری اور مسلم کے علاوہ ائمہ حدیث کے نزدیک صحیح ہو ان میں سے جو ان دونوں کی شرط پر نہ ہو۔

سوال نمبر 74: شیخین (امام بخاری و مسلم) کی شرائط کونسی ہیں؟

جواب: شیخین میں کسی ایک نے کوئی شرط بیان نہیں کی ہیں لیکن ان کی احادیث میں غور و فکر اور استقراء سے معلوم ہوا جس کو ائمہ حدیث نے ذکر کیا ہے: "شیخین کی شرائط سے مراد ہے کہ حدیث ان روایوں سے مروی ہوں جو ان دونوں یا ان میں سے کسی ایک نے ان سے روایت لی ہو"۔

سوال نمبر 75: متفق علیہ کا کیا معنی ہے؟

جواب: جب علماء حدیث کسی حدیث کے بارے میں متفق علیہ کہتے ہیں تو اس سے مراد اتفاق شیخین ہوتا ہے یعنی اس حدیث کو روایت کرنے میں امام بخاری اور مسلم کا اتفاق ہے۔

سوال نمبر 76: کیا حدیث صحیح کیلئے عزیز ہونا شرط ہے؟

جواب: حدیث صحیح کیلئے عزیز ہونا شرط نہیں ہے اس معنی میں کہ اس کی دو اسناد ہوں۔ کیونکہ صحیحین (بخاری و مسلم) میں اور غیر صحیحن میں صرف صحیح احادیث ہی پایا جانا غریب ہے۔

الحسن

سوال نمبر77: حسن کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: لغوی معنی: صفت مشبہ کا صیغہ ہے "الحسن" سے جمال کے معنی میں۔

اصطلاحی معنی: اس کی اصطلاحی تعریف میں علماء حدیث کا اختلاف ہے۔

تعریف خطابی: وہ حدیث جس کے نکلنے کی جگہ معلوم ہو، اور اس کے رجال مشہور ہوں، اور اکثر حدیث کا اس پر ہی دارومدار ہو، اور وہ جس کو اکثر علماء نے قبول کیا اور عام فقہاء کرام نے استعمال کیا۔

تعریف الترمذی: ہر وہ حدیث جس کو اس حالت میں روایت کیا جائے کہ اس کا کوئی راوی مھتم الکذب نہ ہو اور نہ وہ حدیث شاذ ہو۔ اور اس جہت کے علاوہ اس کی مثل سے تو وہ ہمارے نزدیک حسن ہے۔

تعریف ابن حجر: وہ خبر احاد جو عادل، تام ضبط نے نقل کی ہو، اس کی سند متصل ہو، معلل اور شاذ نہ ہو وہ صحیح لذاتہ ہے پس اگر اس میں ضبط کم ہو تو وہ حسن لذاتہ ہے۔

سوال نمبر78: مصنف تیسیر مصطلح الحدیث کے نزدیک حسن کی صحیح تعریف کسی کی ہے؟

جواب: مصنف نے ابن حجر علیہ الرحمۃ کی تعریف کو اختیار کیا اس میں کچھ ردوبدل کے ساتھ

تعریف مصنف: وہ حدیث جس کی سند متصل ہو عادل راوی کے نقل کے ساتھ جس کا ضبط کم ہو اپنی ہی مثل کے ساتھ سند کی انتہا تک بغیر علت اور شذوذ کے۔

سوال نمبر79: حسن کا حکم بیان کریں؟

جواب: حسن کے ذریعے صحیح کی طرح دلیل پکڑی جاتی ہے اگرچہ یہ مرتبہ میں صحیح سے کم ہے تمام فقہاء کرام کی اس کے ذریعے دلیل پکڑنے کی وجہ سے ۔یہاں تک کہ بعض متساہل جیسے امام حاکم، ابن حبان، ابن خزیمہ وغیرہ نے اس کو صحیح کی قسم میں شمار کیا ہے۔

سوال نمبر80: حسن کی مثال بیان کریں؟

جواب: امام ترمذی نے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی قتیبہ نے وہ کہتے ہمیں حدیث بیان کی جعفر بن سلیمان الضبعی نے وہ روایت کرتے ہیں ابی عمران الجونی سے وہ روایت کرتے ہیں ابی بکر بن ابی موسی الاشعری سے آپ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے دشمنوں کی موجودگی میں سنا وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِنَّ ابوابَ الجنةِ تحتَ ظلالُ السیوفِ)) اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی نے فرمایا: (ھذا حدیث حسن غریب)۔

یہ حدیث حسن ہے کیونکہ اس کی سند کے رجال میں چار ثقہ ہیں سوائے جعفر بن سلیمان الضبعی کے تو یہ حدیث اس وجہ سے حسن ہے۔

سوال نمبر81: حدیث حسن کے کتنے اور کونسے مراتب ہیں؟

جواب: حدیث حسن کے دو مراتب ہیں؛

1) اعلی مرتبہ: بهزبن حكيم، عن أبيه، عن جده، وعمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده، وابن إسحاق، عن التيمي۔

2) ادنی مرتبہ: الحارث بن عبد الله، وعاصم بن ضمرة، وحجاج بن أرطاة۔

سوال نمبر82: محدثین کا قول "حديث صحيح الإسناد" "حسن الإسناد" کا کیا معنی ہے؟

جواب: محدثین کا کسی حدیث کے بارے میں کہنا کہ "ھذا احدیث صحیح الإسناد" یہ ان کے "ھذا احدیث صحیح" کہنے کی طرح نہیں ہے

اور ان کا کہنا "ھذا احدیث حسن الإسناد" کہنا یہ ان کے "ھذا احدیث حسن" کہنے کی طرح نہیں ہے۔ کیونکہ کبھی کبھار سند صحیح یا حسن ہوتی ہے مگر متن صحیح نہیں ہوتا۔ شذوذ یا علۃ کی وجہ سے۔ تو گویا کہ جن محدثین کہتے ہیں "ھذا احدیث صحیح" تو وہ ہمارے لیے صحیح کی پانچوں شرائط کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ اس حدیث میں لیکن جب محدثین کہتے ہیں "ھذا احدیث صحیح الإسناد" تو وہ صحیح کی تین شرائط اتصال سند، عدالۃ الرُوَاۃ، ضبط کی ذمہ داری لیتے ہیں عدم شذوذ اور عدم علۃ کی ذمہ دار نہیں لیتے ہیں۔

سوال نمبر 83: حافظ امام ابن حجر "ھذا احدیث صحیح الإسناد" کہیں تو اس کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: حافظ امام ابن حجر ھذا احدیث صحیح الإسناد کہیں اور اس کی علۃ ذکر نہ کریں تو ان کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے اس کے متن کو بھی صحیح شمار کرینگے کیونکہ حدیث میں اصل عدم شذوذ اور عدم علۃ ہے۔

سوال نمبر 84: امام ترمذی جب حدیث حسن صحیح کہتے ہیں تو ان کی کیا مراد ہوتی ہے؟

جواب: امام ترمذی کے قول حدیث حسن صحیح سے مراد ہے:

اگر حدیث کی دو سندیں ہیں تو اس ان کا حدیث حسن صحیح کہنے سے مراد یہ حدیث حسن صحیح کہتے حسن باعتبار ایک سند اور صحیح باعتبار دوسری سند ہے۔

اگر اس حدیث کی ایک ہی سند ہے تو مراد ہے یہ حدیث ایک قوم کے نزدیک حسن ہے دوسری قوم کے نزدیک صحیح ہے۔

سوال نمبر 85: امام بغوی نے مصابیح السنۃ میں احادیث کی تقسیم کس طرح کی ہے؟

جواب: امام بغوی مصابیح السنۃ میں ایک خاص اصطلاح استعمال کی ہے جو سب محدثین سے الگ ہے وہ یہ ہے کہ جب امام بغوی مصابیح میں کسی حدیث کے بارے میں صحیح کہتے ہیں تو اس طرف اشارہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث شیخین کی یا ان میں سے کسی ایک کی شرط پر ہے

اور جب اپنی کتاب مصابیح میں حدیث کو حسن کہتے ہیں تو اس طرف اشارہ کرنا ہوتا ہے کہ یہ حدیث سنن اربعہ میں ہے۔ اور صحیحین اور سنن اربعہ میں احادیث صحیح بھی ہیں حسن بھی ہیں ضعیف بھی ہیں۔

سوال نمبر86: کن کتابوں میں احادیث حسن پائی جاتی ہیں؟

جواب: علماء نے احادیث حسن کے لیے کوئی منفرد کتاب نہیں لکھی لیکن کچھ کتابیں ہیں جن میں کثرت سے حسن احادیث پائی جاتی ہیں:

جامع الترمذی: یہ سنن ترمذی سے مشہور ہے یہ کتاب اصل ہی حسن کی پہچان میں ہے

سنن ابی داؤد: اس کتاب میں وہ احادیث حسن ہیں جو معتمد ائمہ حدیث کے نزدیک صحیح نہیں ہیں۔

صحیح لغیرہ

سوال نمبر87: صحیح لغیرہ کی تعریف بیان کریں؟

جواب: وہ حدیث حسن لذاتہ ہے جو دوسری طریق سے روایت کی گئی وہ اسی کی مثل یا اس سے قوی اس حدیث کو صحیح لغیرہ کہتے ہیں۔

سوال نمبر88: صحیح لغیرہ کو صحیح لغیرہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: کیونکہ صحت ذات سند کی وجہ سے نہیں آئی بلکہ کسی دوسری چیز کو ملانے سے آئی ہے۔

سوال نمبر89: صحیح لغیرہ کا مرتبہ کیا ہے؟

جواب: یہ حسن لذاتہ سے درجہ میں زیادہ ہے اور صحیح لذاتہ سے کم ہے۔

سوال نمبر90: صحیح لغیرہ کی مثال بیان کریں؟

جواب: حدیث: محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ﴿لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل صلاة﴾

ابن صلاح نے کہا: محمد بن عمرو بن علقمہ یہ دونوں صدق اور صیانۃ میں مشہور ہیں اہل اتقان میں سے نہیں ہیں یہاں تک کہ بعض نے ان کے سوء حفظ کو بیان کیا ہے، اور بعض نے انہیں ثقہ کہا ہے، ان کی سچائی اور بزرگی کی وجہ سے تو حدیث اس جہت سے حسن ہے تو جب اس کے ساتھ دوسرا راوی مل گیا تو جس سوء حفظ کا خوف تھا وہ زائل ہو گیا۔ تو با آسانی یہ نقص پورا ہو گیا اور اسناد صحیح ہو گئی اور یہ صحیح کے درجہ سے مل گئی۔

الحسن لغیرہ

سوال نمبر 91: حسن لغیرہ کی تعریف بیان کریں؟

جواب: وہ حدیث ضعیف ہے جب اس کے طرق متعدد ہو جائیں اور اس کے فسق کا سبب راوی کا فسق یا کذب نہ ہو۔

سوال نمبر92: حسن لغیرہ کی مندرجہ بالا تعریف سے کونسا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

جواب: حسن لغیرہ کی اس تعریف سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ حدیث ضعیف حسن لغیرہ کے درجہ تک دو امر کے ذریعے پہنچتی ہے۔

1) وہ حدیث دوسرے طریق سے روایت کی جائے یا اس سے زیادہ اس شرط کے ساتھ کہ وہ دوسرا طریق اس کی مثل ہو یا اس سے زائد قوی ہو۔

2) اس حدیث کے ضعف کا سبب راوی کا سوء حفظ یا سند کا انقطاع یا رواۃ میں جہالتہ نہ ہو۔

سوال نمبر 93: حسن لغیرہ کا مرتبہ کیا ہے؟

جواب: حسن لغیرہ کا مرتبہ حسن لذاتہ سے کم ہے۔ یہ معاملہ تب ظاہر ہوگا جب حسن لغیرہ کا حسن لذاتہ کے ساتھ تعارض ہو تو حسن لذاتہ کو مقدم کیا جائے گا۔

سوال نمبر 94: حسن لغیرہ کا حکم کیا ہے؟

جواب: یہ قبول ہے اس کے ذریعے دلیل پکڑی جاتی ہے۔

سوال نمبر 95: حسن لغیرہ کی مثال بیان کریں؟

جواب: ما رواه الترمذي وحسنه، من طريق شعبة، عن عاصم بن عبيد الله، عن عبد الله بن عامر بن ربيعة، عن أبيه، أن امرأة من بني فزارة تزوجت على نعلين، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((أرضيت من نفسك ومالك بنعلين))قالت: نعم، قال: فأجاز۔

امام ترمذی نے فرمایا: اس باب میں حضرت عمر، حضرت ابو ہریرہ، عائشہ، اور ابو حدردہ رضوان اللہ اجمعین سے روایت ہے۔

عاصم ضعیف ہیں سوء حفظ کی وجہ سے، اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن فرمایا دوسری سند کے پائے جانے کی وجہ سے۔

سوال نمبر 96: خبر الاحاد مقبول المحتف بالقرائن کیا معنی ہے؟

جواب: خبر الاحاد سے قرائن ملنے سے مراد ہے کہ جس کو وہ احاط کرے اور اس سے وہ امور زائد ان پر جن شرائط کو مقبول طلب حدیث کرتی ہے۔

سوال نمبر97: خبر الاحاد کے ساتھ قرائن کو کیوں ملایا جاتا ہے؟

جواب: خبر الاحاد کے ساتھ قرائن کو اس لئے ملایا جاتا ہے تاکہ یہ قرائن خبر کو مزید تقویۃ دیں اور اس کو اس خبر مقبول اے ممتاز کریں جو ان امور سے خالی ہیں اور اس کو اس پر ترجیع دے۔

سوال نمبر98: وہ خبر جو قرائن ملتی ہے اس کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: وہ خبر جو قرائن ملتی ہے اس کی کئی اقسام ہیں مصفف نے ان میں سے مشہور ذکر کی ہیں:

الف) وہ جس کو شیخین نے اپنی صحیحین میں ذکر کی ہیں جو تواتر کی حدتک نہیں پہنچی ہیں اور اس کے ساتھ قرائن ملتے ہیں:

1) شیخین کی اس میں عظمت۔

2) شیخین کی تقدیم ان کے غیر پر احادیث صحیح کو ممتاز کرنے میں۔

3) علماء کا شیخین کی کتابوں کو تلقی بالقبول کرنا۔ اور یہ اکیلی تلقی ہی قوی ہے علم کا فائدہ دینے میں صرف کثرۃ طرق سے جو حد تواتر سے قاصر ہیں۔

ب) وہ حدیث مشہور جس کے تمام طرق راویوں کے ضعیف ہونے اور حدیث کے معلل ہونے سے محفوظ ہوں

ج) وہ خبر جو مسلسل ہو ان ائمہ سے جو حافظ ہوں اور کامل ثقہ ہوں اس حیثیت سے کہ وہ حدیث غریب نہ ہو۔

جیسا کہ وہ حدیث جس کو امام احمد نے روایت کیا وہ امام شافعی سے روایت کرتے ہیں امام شافعی امام مالک سے روایت کرتے ہیں امام احمد کے علاوہ بھی امام شافعی سے روایت کتنے میں شریک ہوگئے اور اسی امام شافعی کے ساتھ بھی دوسرے راوی امام مالک سے روایت کتنے میں شریک ہوگئے۔

سوال نمبر99: وہ خبر جو قرائن ملتی ہے اس کا حکم بیان کریں؟

الثلاثاء، 19 شعبان، 1446

جواب: یہ خبر مقبول جو قرائن سے ملی ہوئی ہوتی ہے اس خبر الاحاد مقبول سے ارجح (اعلیٰ) ہے جو قرائن سے نہیں ملی ہوتی ہے جب ان دونوں میں تعارض ہو تو خبر مقبول جو قرائن سے ملی ہوتی ہے اس کو مقدم کیا جائے گا۔

المبحث الثانی

تقسیم الخبر المقبول الی معمول به وغیر معمول به

سوال نمبر 100: محکم کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: اسم مفعول کا صیغہ ہے احکم سے پختہ ہوا کے معنی میں۔

اصطلاحی معنی: وہ حدیث مقبول جو اپنی ہی مثل حدیث کے معارضہ سے سلامت ہو۔

سوال نمبر 101: مختلف الحدیث کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: لغوی معنی: الاختلاف سے اسم فاعل ہے الاتفاق کی ضد۔ اختلاف حدیث کا معنی ہے وہ حدیث جو تک پہچان اس حال میں وہ معنی میں بعض بعض کے مخالف ہو یعنی معنی میں تضاد ہو۔

اصطلاحی تعریف: وہ حدیث مقبول جو اپنی ہی مثل حدیث سے معارض ہو ان کے درمیان تطبیق ممکن ہو۔

سوال نمبر 102: حدیث مختلف کی مثال بیان کریں؟

جواب: حدیث: ﴿لا عدوی ولا طیرۃ﴾ الذی رواہ مسلم، مع حدیث ﴿فر من المجذوم3 فرارک من الأسد﴾ اللذین رواھما البخاری۔

ان میں دونوں احادیث میں تعارض ہے کیونکہ ایک حدیث میں بیماری کے متعدی ہونے کی نفی کی گئی ہے۔ اور دوسری حدیث میں مجزوم سے شیر کی طرح بھاگنے کو کہا گیا ہے تو دونوں میں تعارض واقع ہوا ہے۔ علماء کرام نے ان کے درمیان تطبیق بیان فرمائی ہے۔

سوال نمبر 103: علماء نے مندرجہ بالا حدیث کی کیا تطبیق بیان فرمائی ہے؟

جواب: محدثین فرمارتے ہیں: بیماری ایک کی دوسرے کو نہیں لگتی۔ دلیل رسول اللہ ﷺ کا فرمان: کوئی بھی چیز معدی نہیں ہوتی۔ یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی ہے اور حضور ﷺ کا فرمان جو بظاہر اس کے معارض ہے کہ خارش زدہ اونٹوں کو جب غیر خارش زدہ اونٹوں کے ساتھ ملایا گیا تو ان کو بھی خارش لگ گئی ے تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پہلے اونٹ کو خارش کس نے لگائی؟" یعنی اللہ ہی ہے جس نے ابتداءً اس کو بیماری لگائی اسی طرح اس کو بعد میں لگائی۔ اور جو مجزوم (برص والا) سے شیر سے بھاگنے کی طرح اس سے بھاگنے کا حکم ہے وہ سد ذرائع کے باب سے ہے۔ یعنی کمزور اعتقاد والا جب اس کو جزم (برص) لگ جائے تو وہ اس بیماری کے معدی (ایک کی بیماری دوسرے کو لگنے) کا اعتقاد رکھے گا۔

سوال نمبر 104: جب دو مقبول حدیثوں میں تعارض واقع ہو تو کیا کرنا ضروری ہے؟

جواب: آنے والے کچھ مراحل میں غور و فکر کرنا ضروری ہے۔

1) جب ان دونوں معارض احادیث جن میں تطبیق دینا ممکن ہو تو تطبیق متعین ہو جائے گے اور اس تطبیق پر عمل کرنا ضروری ہے۔

2) جب کسی وجہ سے ان کے درمیان تطبیق دینا ممکن نہ ہو تو ان تین صورتوں میں سے کسی ایک پر عمل کرینگے۔

I. ان دونوں میں سے کسی کا منسوخ ہونا معلوم ہو جائے تو اس کو چھوڑ دینگے اور ناسخ پر عمل کرینگے۔

II. اگر ان میں سے کسی کا منسوخ ہونا معلوم نہ ہو تو ترجیح کی صورتوں میں سے کسی ایک کے ذریعے ترجیح دینگے جو پچاس کے قریب ہیں ۔پھر راجح پر ہم عمل کرینگے۔

III. اور اگر ان دونوں میں سے کسی ایک کا دوسرے پر راجح ہونا معلوم نہ ہو تو جو ہم روکے رہینگے یہاں تک کہ ہمارے لیے کوئی مرجح ظاہر ہو۔

سوال نمبر 105: تعارض احادیث کے وقت تطبیق دینے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: یہ تطبیق دینے کا فن علوم حدیث میں اہم ہے کیونکہ تمام علماء اس کی پہچان کی طرف مجبور ہوتے ہیں۔اور اس میں کامل اور ماہر صرف وہ ائمہ ہیں جو حدیث اور فقہ کے درمیان کو جمع کرتے ہیں۔اور وہ اصولی جو دقیق اور باریک معانی میں دور اندیش ہیں تو ان لوگوں پر یہ کام کوئی مشکل نہیں ہے سوائے شاذ و نادر مقامات کے۔اور متعارض دلائل نے علماء کو مشغول اور مصروف رکھا ہے اور اسی میں ان کے قابلیت اور سمجھ کی باریکی اور عمدہ اختیار و پسند کا اظہار ہوتا ہے، جیسا کہ اس میں قدم پھسل گئے بعض علماء کے اس میں غوطہ زنی کرنے والے نے۔

سوال نمبر 106: اختلاف الحدیث میں مشہور تصانیف کونسی لکھی گئی ہیں؟

جواب: مشہور تصانیف:

1) اختلاف الحدیث: امام شافعی۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس میں لکھا۔

2) تأویل مختلف الحدیث: ابن قتیبہ عبد اللہ بن مسلم۔

3) مشکل الاثار: امام طحاوی ابو جعفر احمد بن سلامۃ۔

سوال نمبر107: نسخ کی تعریف بیان کریں؟

جواب: لغوی معنی: اس کے دو معنی ہیں: 1) الازلۃ، نسخت الشمس الظل سے، یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب سورج کی وجہ سے سایہ چلا جائے۔2) نقل ،نسخت الکتاب سے، یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب آپ کتاب میں جو کچھ ہے اس سب کو نقل کر لیں۔ گویا کہ ناسخ منسوخ کو لا جاتا ہے یا منسوخ کو دوسرے حکم کی طرف نقل کرتا ہے۔

اصطلاحی تعریف: شارع کا اس حکم کو جو متقدم ہے اٹھانا اس حکم سے جو اس سے متاخر ہے۔

سوال نمبر108: ناسخ الحدیث کی اہمیت کیا ہے اور اس میں دشواری کیا ہوتی ہے؟

جواب: حدیث میں ناسخ اور منسوخ کو جاننا ایک اہم اور مشکل فن ہے۔ امام الزھری نے فرمایا: فقہاء حدیث میں ناسخ اور منسوخ کی پہچان کی طرف محتاج اور عاجز ہیں۔

سوال نمبر109: حدیث میں ناسخ اور منسوخ کی معرفت میں کون ماہر ہیں؟

جواب: اس فن میں امام شافعی مشہور اور ماہر ہیں وہ اس میں ید طولٰی رکھتے تھے۔ امام احمد نے ابن وراۃ سے جب وہ مصر آئے تو پوچھا کیا آپ نے امام شافعی کی کتب لکھی ہیں؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔ اس پر امام احمد نے فرمایا: تم نے تفریط کی۔ کیونکہ ہمیں احادیث میں سے مجمل اور ناسخ والمنسوخ کا علم تب ہوا جب ہم نے امام شافعی کی صحبت اختیار کی۔

سوال نمبر110: احادیث میں ناسخ و منسوخ کو کیسے پہچانا جائے؟

جواب: احادیث میں ناسخ و منسوخ کو ان امور میں سے کسی ایک سے پہچانا جا سکتا ہے۔

1) رسول اللہ ﷺ کی صراحت کرنے کی ساتھ: جیسا کہ حدیث بریدۃ صحیح مسلم میں ((میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا تو اب تم اس کی زیارت کرو کہ یہ آخرت کی یاد دلانی والی ہے))۔

2) صحابی رسول اللہ ﷺ کی صراحت کے ساتھ: جیسا کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث: ((رسول اللہ ﷺ نے پہلے جس چیز کو آگ نے چھوا اس سے وضو نہ کرنے کا حکم دیا تھا))۔

3) تاریخ کی پہچان کے ساتھ: جیسا کہ حدیث شداد بن اوس ((جس نے حجامہ کیا اور کروایا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا)) یہ ابن عباس کی سے منسوخ ہے ((نبی کریم ﷺ نے روزہ کی حالت میں حجامہ کروایا)) بعض طرق میں آیا ہے کہ شداد کی حدیث فتح مکہ کے زمانہ کی ہے اور ابن عباس کی حجۃ الودع کی ہے۔

4) اجماع کی صراحت کے ساتھ: جیسا کہ حدیث ((جس نے شراب پی تو اسے کوڑھ مارو پھر اگر چار مرتبہ پیئے تو اس کو قتل کردو۔ امام نووی نے فرمایا: اجماع اس کے منسوخ ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اور اجماع نسخ نہیں کرتا نہ اسے نسخ کیا جاتا ہے لیکن ناسخ اس پر دلالت کرتا ہے۔

سوال نمبر 111: ناسخ منسوخ کے بارے میں مشہور تصانیف تحریر کریں؟

جواب: الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار: ابو بکر محمد ابن موسی الحازمی رحمۃ اللہ علیہ۔

الناسخ والمنسوخ: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ

تجرید الاحادیث المنسوخۃ: ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ۔

سوال نمبر 112: خبر مردود کی تعریف بیان کریں؟

جواب: وہ خبر جس میں مخبر بہ (خبر دینے والا)

سوال نمبر 113: خبر کو رد کن اسباب کی بناء پر کیا جاتا ہے اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: خبر کورد کبھی قبول کی ایک یا زائد شرائط کے فوت ہونے سے کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ علماء حدیث نے خبر مردود کی کئی اقسام بیان فرمائی ہیں ۔کچھ علماء کرام ہر قسم کو الگ الگ نام دیتے ہیں اور کچھ سب کو ایک ہی نام یعنی ضعیف کہتے ہیں۔

حدیث کورد کثیر اسباب کی وجہ سے کیا جاتا ہے ان میں سے بنیادی دو ہیں:

1) سند سے راوی کے ساقط ہونے کے سبب 2) راوی میں طعن کے سبب

سوال نمبر 114: ضعیف کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: لغوی معنی: ضعیف قوی کی ضد ہے۔ ضعیف حسی اور معنوی دونوں ہوتا ہے یہاں معنوی مراد ہے۔

اصطلاحی تعریف: وہ حدیث جس میں حدیث حسن کی شرائط جمع نہ ہوں، شرائط میں سے کسی شرط کے فوت ہونے کے سبب۔

سوال نمبر 115: حدیث ضعیف کو کس نے شعر میں بیان کیا مع شعر بیان کریں؟

جواب: امام البیقونی نے اپنی نظم میں فرمایا ہے:

وکل ما عن رتبۃ الحسن قَصر فھو الضعیف وھو اقسام کثر

سوال نمبر 116: احادیث ضعیف کے کتنے مراتب ہیں؟

جواب: رُواۃ کی شدۃ کے اعتبار سے ضعف کے مختلف مراتب ہیں: ضعیف جدا، منکر، ان میں سب سے شریر موضوع ہے۔

سوال نمبر 117: اوھی الاسانید کونسی ہیں؟

جواب: اوھی الاسانید ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کرتے ہوئے: "صدقۃ عن موسی الدقیقی عن فرقد السبخی عن مرۃ الطبیب عن ابی بکر۔

او ھی الاسانید الشامین: محمد بن قیس المصلوب عن عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامۃ۔

او ھی اسانید ابن عباس رضی اللہ عنہ۔

سوال نمبر 118: حدیث ضعیف کی مثال بیان کریں؟

جواب: جو امام ترمذی نے 'حکیم الاثرم' کے طریق سے روایت کی وہ ابو تمیمہ الھُجیمی سے وہ ابو ہریر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں ((من أتى حائضا أو امرأة في دبرها أو كاهنا فقد كفر بما أنزل على محمد")) امام ترمذی اس حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف حکیم الاثرم عن ابو تمیمہ الھُجیمی عن ابو ہریر رضی اللہ عنہ کے طریق سے جانتے ہیں۔ پھر فرمایا محمد (امام بخاری) نے اس کو ضعیف قرار دیا۔ ابن حجر نے بھی تقریب التھذیب میں حکیم الاثرم کو ضعیف قرار دیا ہے۔

سوال نمبر 119: حدیث ضعیف کا حکم بیان کریں؟

جواب: محدثین کے نزدیک حدیث کو روایت کرنا اور سندوں میں تساہل کرنا بغیر اس کے ضعف کو بیان کرئے دو شرائط کے ساتھ جائز ہے۔ لیکن حدیث موضوع کو بغیر اس کے وضع کو بیان کرئے بیان کرنا جائز نہیں ہیں۔ وہ دو شرائط یہ ہیں:

1) کہ وہ حدیث ضعیف عقائد کے متعلق نہ ہو۔ جیسا کہ صفات اللہ تعالیٰ۔

2) کہ اس حدیث ضعیف میں وہ احکام شریعت کو بیان نہ کیا گیا ہو جو حلال و حرام کے متعلق ہو۔

یعنی حدیث ضعیف کو وعظ و نصیحت اور قصص اور اس کی مثل کو روایت کرنا جائز ہے۔ جیسے سفیان ثوری، عبد الرحمن بن مھدی اور امام احمد بن حنبل سے روایت کی گئی ہے۔

سوال نمبر 120: حدیث ضعیف کو کن الفاظ کو روایت کرنا جائز ہے؟

جواب: قال رسول اللہ ﷺ کہ کر روایت کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ کہا جائے: روی عن رسول اللہ ﷺ کذا، یا بلغنا عنہ کذا، اور اس کی مثال الفاظ استعمال کرنا۔ تاکہ اس حدیث کو یقین کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کہنا لازم نہ آئے جس کے ضعف کو آپ جانتے ہیں۔

سوال نمبر 121: حدیث ضعیف پر عمل کرنے کا حکم بیان کریں؟

جواب: علماء کرام کا حدیث ضعیف پر عمل کرنے کے بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔ جمہور علماء کرام کے نزدیک احادیث ضعیف پر عمل کرنا تین شرائط کے ساتھ مستحب ہے۔ جس کی امام ابن حجر نے وضاحت کی ہے

1) کہ وہ شدید ضعیف نہ ہو۔

2) وہ حدیث معمول بہ اصول و قوائد کے تحت درج نہ ہو۔

3) اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس کی صحت اور ثبوت کا اعتقاد نہ رکھیں بلکہ احتیاط کا اعتقاد رکھیں۔

سوال نمبر 121: احادیث ضعیف میں مشہور تصانیف بیان کریں؟

جواب: وہ کتابیں جن میں ضعف کو بیان کیا گیا ہے: جیسا کہ ابن حبان کی ا"لضعفاء"، امام ذھبی کی "میزان الاعتدال"، کیونکہ انہوں نے وہ امثلہ ذکر کی ہے جن کی روایت کے سبب وہ اس حدیث میں ضعف آیا ہے۔

وہ کتابیں میں خاص طور پر ضعیف کی اقسام کو بیان کیا گیا ہے: المراسیل، العلل، المدرج وغیرہ جیسا کہ امام ابو داؤد کی کتاب المراسیل"، "کتاب العلل" دار قطنی"۔

سوال نمبر 122: اسناد سے راوی کر سقوط سے کیا مراد ہے؟

جواب: سقط من اسناد سے مراد سے اسناد کے سلسلة کا ٹوٹ جانا ایک راوی یا زائد راویوں سقوط کے ساتھ چاہے بعض راویوں کے طرف سے جان بوجھ کر ہو یا بغیر عمدًا کے ہو۔ اول سند سے ہو یا آخر سند سے ہو یا درمیان سند سے ہو، سقوط ظاہری ہو یا مخفی ہو۔

سوال نمبر 123: سقوط اسناد کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: ظہور اور خفاء کے اعتبار سے سقوط اسناد کی دو اقسام ہیں:

1) سقوط ظاہر: یہ قسم و علم حدیث میں مشغول اور دیگر ائمہ کے نزدیک مشترک ہے۔ اس سقوط کو راوی اور اس کے شیخ کے درمیان عدم ملاقات کو جانا جاتا ہے۔ یا تو اس نے شیخ کا زمانہ پایا ہو گا یا شیخ کا زمانہ نہیں پایا ہو گا لیکن وہ اس کے ساتھ جمع نہیں ہوا ہو گا (اس کے کیے اجازۃ اور وجادۃ نہیں ہو گی)۔ اسی وجہ سے اسانید میں بحث کرنے والے رُواۃ کی تاریخ کی معرفت کی طرف محتاج ہو تا ہے۔ کیونکہ یہ ان کی تاریخ ولادت اور وفات اور ان کے علم حاصل کرنے کے اوقات اور سفر وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہیں۔ علماء کرام نے اس سقوط کی چار اقسام بیان کی ہیں:

1)المعلق 2)المرسل 3)المعضل 4)لمنقطع

سقط خفی: اس سقط کو صرف وہ ماہر علماء حدیث ہی جان سکتے ہیں جو احادیث کے طرق پر اور علتوں پر مطلع ہوتے ہیں اس کیلئے علماء دونام استعمال کرتے ہیں: 1)المدلس 2)المرسل خفی۔

سوال نمبر 124: معلق کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: لغوی معنی: یہ اسم مفعول ہے علق الشیء بالشی سے مأخوذ ہے اس وقت کہا جاتا ہے جب کسی چیز کو جھوڑا جائے اور اس کے ذریعے باندھا جائے۔ اور اسے اس کے ساتھ لٹکا دے۔ سند کو معلق اس لیے کہتے ہیں کیونکہ اس میں اتصال صرف سند کے اوپر کی جانب سے ہوتا ہے اور انقطاع نیچے کی جانب سے ہوتا ہے۔ تو گویا یہ کسی چیز کو چھت سے لٹکانے کی طرح ہو گیا۔

اصطلاحی تعریف: جس سند کے شروع سے ایک یا ایک سے زائد راوی پے در پے حذف ہوں۔

سوال نمبر 125: حدیث معلق کی صورت بیان کریں؟

جواب: 1)پوری سند کو حذف کر دیا جائے اور کہا جائے: قال رسول اللہ ﷺ کذا۔

2)پوری سند کو صحابی کے علاوہ حذف کر دیا جائے۔ یا پوری سند کو حذف کر دیا جائے سوائے تابعی اور صحابی کے علاوہ۔

سوال نمبر 126: حدیث معلق کی مثال بیان کریں؟

جواب: جو امام بخاری نے باب مایذکر فی الفخذ کے مقدمہ میں ذکر کی، امام ابو موسی نے فرمایا: ((غطی النبی ﷺ رکبتیہ حین دخل عثمان))۔ تو یہ حدیث معلق ہے کیونکہ امام بخاری نے پوری سند کو حذف کر دیا سواء صحابی کے وہ صحابی ابو موسی الاشعری ہیں۔

سوال نمبر 127: حدیث معلق کا حکم بیان کریں؟

جواب: حدیث معلق مردود ہے۔ کیونکہ اس میں قبول کی شرائط میں سے اتصال سند کی شرط فوت ہے۔ اور یہ حذف یا تو ایک راوی کے حذف یا اکثر کے حذف سے ہوتا ہے باوجود ہم اس محذوف کو جانتے ہیں۔

سوال نمبر 128: صحیحین (بخاری و مسلم) کی معلقات کا حکم بیان کریں؟

جواب: مردود کا حکم یہ مطلقاً حدیث کا ہے۔ لیکن رہی بات اس کتاب میں معلق پانے کی صحت کا التزام کیا گیا ہے جیسے صحیحین (بخاری ، مسلم)۔ تو ان کا ایک خاص حکم ہے۔ مسلم میں اس کی امثلہ سوائے ایک حدیث کے جو باب تیمم میں ہیں کے علاوہ نہیں پائی جاتی۔

1) جن احادیث کو امام بخاری نے جزم کے صیغہ کے ساتھ ذکر کی جیسے: قال، امر، ذکر وغیرہ الفاظ کے ساتھ تو اسکی صحت کا کا حکم کے مضاف الیہ کے اعتبار سے ہے۔

2) جس جن احادیث کو امام بخاری نے صیغہ جزم کے ساتھ ذکر نہیں کیا جیسے یُروٰی، یُذکَرُ، حُکِیَ۔ تو اس کی صحت کا حکم اس کے مضاف الیہ کے اعتبار سے نہیں ہے۔ بلکہ اس مین صحیح، حسن اور ضعیف ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کی کتاب میں انتہائی درجہ کی کوئی حدیث نہیں کیونکہ انہوں نے صحیح کا التزام کیا ہے۔

سوال نمبر 129: مرسل کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: لغوی معنی: اسم مفعول ہے "ارسل" سے اطلق کے معنی میں گویا کہ ارسال کرنے والا سند کو مطلق چھوڑ دیتا ہے اور اسے کسی معروف راوی کے ساتھ مقید نہیں کرتا ہے۔

اصطلاحی معنی: حدیث میں سند کے آخر سے جو تابعی کے بعد ہے اس کو حذف کرنا۔

سوال نمبر حدیث مرسل کی صورت بیان کریں؟

جواب: تابعی کہے (برابر ہے کہ وہ کم سن ہو یا کبیر ہو) قال رسول اللہ ﷺ کذا یا فعل یا فعل بحضرتہ کذ۔ محدثین کے نزدیک مرسل کی یہ صورت ہے۔

سوال نمبر 130: حدیث مرسل کی مثال بیان کریں؟

جواب: امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں روایت کی کتاب البیوع میں قال: "حدثنی محمد بن رافع، ثنا حجین، ثنا اللیث، عن عقیل، عن ابن شهاب، عن سعید بن المسیب أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿نهی عن بیع المزابنة﴾۔

سعید بن مسیب کبیر تابعی ہیں انہوں نے نبی کریم ﷺ سے حدیث روایت کی بغیر اپنے اور نبی کریم ﷺ کے درمیان واسطہ بیان کے بغیر تو اس نے حدیث کے آخر سے راوی کو ساقط کیا۔ وہ جو تابعی کے بعد ہے۔ کم از کم یہ ہے کہ اس نے صحابی کو حذف کیا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس نے اپنے ساتھ دوسرے تابعی کو حذف کیا ہو۔

سوال نمبر 131: فقہاء اور اصولین کے نزدیک حدیث مرسل کیا ہے؟

جواب: جو پہلے صورت ذکر کی گئی وہ محدثین کے نزدیک حدیث مرسل ہے۔

فقہاء اور اصولین کے نزدیک حدیث مرسل: ان کے نزدیک عام ہے ہر منقطع کو وہ مرسل کہتے ہیں چاہے وہ کسی طرح بھی انقطاع ہو۔ خطیب بغدادی کا بھی یہی مذہب ہے۔

سوال نمبر 132: حدیث مرسل کا حکم بیان کریں؟

جواب: مرسل اصل میں ضعیف مردود ہے۔ اس میں کیونکہ اس میں قبول کی شرائط میں سے اتصال سند کی شرط فوت ہے۔ اور راوی محذوف میں جہالت ہے کہ وہ صحابی بھی ہو سکتا ہے اور غیر صحابی بھی۔ اس حال میں ضعیف کا احتمال ہے۔

لیکن محدثین کا اس کے ذریعے دلیل پکڑنے میں اختلاف ہے۔ کیونکہ اس انقطاع کی قسم مختلف ہے کہ انقطاع سند کے آخر ہے کیونکہ اس میں غالب طور پر صحابی ساقط ہوتا ہے۔ اور سارے صحابی عادل ہیں اور ان میں سے کسی کی معرفت نہ ہونا نقصان نہیں دیتا ۔

سوال نمبر 133: حدیث مرسل کے بارے میں محدثین اور ائمہ اربعہ کا مؤقف بیان کریں؟

جواب: اس میں دو مؤقف ہیں:

1) ضعیف مردود: جمہور محدثین اور اصحاب اصول وفقہاء کے نزدیک ہے، کیونکہ اس بات کا احتمال ہے کہ وہ مجہول راوی غیر صحابی ہو۔

2) صحیح ہے اس کے زریعے دلیل پکڑنا: ائمہ ثلاثہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد، اور ایک علماء کے گروہ کے نزدیک اس شرط کہ ساتھ کہ وہ ارسال کرنے والا ثقہ ہو اور وہ صرف ثقہ سے ارسال کرتا ہو۔

3) جب اس کی مشارکہ حافظ اور مامون راوی کریں تو اس کی مخالفت نہ کرتے ہوں۔

ان تین صفات کے ساتھ درج ذیل صفات میں سے کوئی ایک صفت ملی ہوئی ہو۔

1) وہ حدیث ایک اور سند سے مروی ہو۔

2)یا ایک اور مسند طریق سے مروی ہو۔ لیکن اسے ارسال وہ کریں جنہوں نے پہلی مرسل حدیث کے رجال کے علاوہ دوسرے راویوں سے حصول علم کیا ہو۔

3)یا وہ حدیث صحابی کے قول کے موافق ہو۔

4)یا اس کے موافق اور مقتضی پر اکثر اہل علم نے فتویٰ دیا ہو۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ ثقہ تابعی کے بارے میں محال ہے کہ وہ قال رسول اللہ ﷺ کہے مگر اس وقت ہی کہے گا جب وہ ثقہ سے سماعت کرئے گا۔

سوال نمبر 134: حدیث مرسل کو قبول کرنے امام شافعی کے نزدیک کتنی اور کونسی شرائط ہیں؟

جواب: حدیث مرسل کو قبول کرنے کی پانچ شرائط ہیں، چار راوی کے متعلق اور ایک حدیث مرسَل کے متعلق۔

1) مرسل کبار تابعین کی طرف سے ہو۔

2) جس سے راوی ارسال کر رہا ہے جب اس کو پکارے تو ثقہ کہہ کر پکارے۔

3) جب اس کے ساتھ حافظ اور مامون راوی روایت میں شریک ہوں تو اس کی مخالفت نہ کرتے ہوں۔

ان تین شرائط میں سے کسی ایک صفت کا پایا جانا ضروری ہے۔

1)وہ حدیث ایک اور سند کے طریق سے مروی ہو۔

2) یاوہ حدیث ایک اور مرسل طریق سے مروی ہو، لیکن اسے مرسل وہ بیان کریں جنہوں نے پہلی مرسل حدیث کے رجال کے علاوہ دوسرے راویوں سے حصول علم کیا ہو۔

3) یاوہ حدیث صحابی کے قول کے موافق ہو۔

4) یااس کے موافق اور مقتضی پر اکثر اہل علم نے فتویٰ دیا ہو۔

5) یااس کے موافق اور مقتضی پر اکثر اہل علم نے عمل کیا ہو۔

سوال نمبر 135: صحابی کی حدیث مرسل کی صورت بیان کریں؟

جواب: صحابی رسول اللہ ﷺ کے قول یا فعل کے بارے میں خبر جس کو اس نے سنا نہ ہو یا دیکھا نہ ہو۔ یا تو اس کے صغر سن کی وجہ سے یا اس کے اس کے متاخر اسلام ہونے کی پھر اس کے غائب رہنے کی وجہ سے۔

سوال نمبر 136: صحابی کی حدیثِ مرسل کا حکم بیان کریں؟

جواب: صحیح اور مشہور یہ ہے جو جمہور کا مؤقف ہے کہ یہ حجت ہے۔ کیونکہ صحابی کا تابعی سے روایت کرنا نادر ہے۔ اور جب وہ تابعی سے روایت کرئے گئے تو اسے بیان کرئے گئے۔ اور جب وہ " قال رسول اللہ ﷺ " کہیں تو اس میں اصل یہ ہے کہ اس نے یہ حدیث دوسری صحابی سے سنی ہو تو اس نے اُسے حذف کر دیا۔ تو صحابی کو حذف کرنا نقصان نہیں دیتا۔ ایک ضعیف قول ہے کہ صحابی کی مرسل کا حکم بھی دوسری مرسل کی طرح ہے۔ لیکن یہ قول ضعیف ہے۔

سوال نمبر 137: حدیث مرسل کے بارے میں کونسی کتاب لکھی گئی ہیں؟

جواب: المراسیل: ابوداؤد

المراسیل: ابن ابی حاتم

جامع التحصیل لأحکام المراسیل: العلائی

سوال نمبر 138: معضل کی لغوی اور اصطلاحی تعریف تحریر کریں؟

جواب: لغوی تعریف: اعضلہ سے اسم فاعل ہے

اصطلاحی تعریف: جس حدیث کی سند سے دو یا دو سے زائد راوی پے در پے حذف ہوں۔

سوال نمبر 139: حدیث معضل کی مثال بیان کریں؟

جواب: جو امام حاکم نے اپنی کتاب معرفۃ علوم الحدیث" میں اپنی سند سے روایت کی قعنبی سے وہ مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ ابوہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں: ((للمملوك طعامه وكسوته بالمعروف، ولا يكلف من العمل إلا ما يطيق))۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث جو مالک سے روایت ہے موطا میں بھی اسی طرح معضل ہے۔

یہ حدیث معضل ہے کیونکہ اس میں مالک اور ابوہریرہ کے درمیان دو راوی پے در پے حذف ہیں اور اس سقط رواۃ کو ہم نے موطا کی روایت سے جانا۔ موطا میں روایت اس طرح ہے۔ عن مالك عن محمد عن عجلان عن ابی هریره۔

سوال نمبر 140: حدیث معضل کا حکم بیان کریں؟

جواب: معضل حدیث ضعیف ہے۔ مرسل اور منقطع سے زیادہ ضعیف ہے۔ کیونکہ اس محذوف راوی کثیر ہوتے ہیں۔ اور معضل کا یہ حکم علماء کے اتفاق سے ہے۔

سوال نمبر 141: کیا معضل کا معلق کے ساتھ اجتماع ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں معضل اور معلق کا اجتماع ہو سکتا ہے۔

معضل اور معلق کے درمیان عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے۔

1) ایک صورۃ میں معضل معلق کے ساتھ جمع ہوتی ہیں۔ جب سند کے شروع سے پے درپے دو مراوی حذف ہوں تو یہ ایک ہی وقت میں معضل بھی ہے اور معلق بھی۔

دوصورتوں میں جدا ہے۔

1) جب سند کے درمیان سے دوراوی پے درپے حذف ہوں تو یہ معضل تو ہے اور لیکن معلق نہیں ہے۔

2) جب سند کے شروع سے ایک راوی حذف ہو تو یہ معلق تو ہے مگر معضل نہیں۔

سوال نمبر 141: حدیث معضل کے بارے میں مشہور تصانیف کونسی لکھی گئی؟

جواب: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: معضل، منقطع، مرسل کی جگہ ایک ہی ہے (ایک ہی کتاب میں جمع کی گئی ہے)۔

1) کتاب السنن: سعید بن منصور

2) مؤلفات: ابن ابی الدنیا

سوال نمبر 142: حدیث منقطع کی تعریف بیان کریں؟

جواب: لغوی معنی: اسم فاعل ہے "الانقطاع" سے اتصال کی ضد ہے۔

اصطلاحی معنی: جس حدیث کی سند منقطع ہو چاہے نقطاع کسی بھی وجہ سے اہو۔

سوال نمبر 143: منقطع کی تعریف کی وضاحت کیجئے؟

جواب: ہر سند میں انقطاع چاہے کسی جگہ سے بھی ہو اس کو منقطع کا اطلاق ہو گا، چاہے انقطاع کے شروع سے ہو یا سند کے آخر سے ہو یا سند کے درمیان سے ہو۔ تو اس صورت میں مرسل، معلق، معضل بھی اس میں داخل ہو جائے گئے۔ لیکن علماء مصطلح حدیث (جو علماء احادیث کی اصطلاحات وضع کرتے ہیں) انہوں نے ان سب کے لیئے الگ الگ تعریفات وضع کی ہیں۔

سوال نمبر 144: متاخرین محدثین کے نزدیک منقطع کی تعریف بیان کریں؟

جواب: وہ حدیث جس کی سند متصل نہ ہو ان میں سے جن ہر مرسل، معلق اور معضل کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ تو گویا کہ منقطع متاخرین کے نزدیک عام ہے ہر انقطاع کو سوائے تین صورتوں کے: سند کے شروع سے انقطاع، سند کے آخر سے انقطاع یا دو راویوں کا پے درپے انقطاع چاہے کہیں سے بھی ہو۔ ان پر منقطع کا اطلاق نہیں ہو گا، کیونکہ اس کے لیے الگ الگ اصطلاحات ہیں۔

سوال نمبر 145: حدیث منقطع کی مثال بیان کریں؟

جواب: جو امام عبد الرزاق نے روایت کی ہے ثوری سے وہ ابو اسحق سے روایت کرتے ہیں وہ زید سے روایت کرتے ہیں وہ یثیع وہ حذیفہ سے مرفوعا روایت کرتے ہیں: (ان ولیتموھا ابا بکر فقوی اَمین)۔

اس سند کے درمیان سے شریک راوی ساقط ہیں۔ جو ثوری اور ابی اسحق کے درمیان ہیں۔ کیونکہ ثوری نے ابی اسحق سے مباشرۃ نہیں حدیث سنی، شریک سے سنی اور شریک نے ابی اسحق سے سنی۔

تو اس انقطاع پر مرسل، معلق، اور معضل کا اطلاق نہیں ہوتا۔

سوال نمبر 146: حدیث منقطع کا حکم بیان کریں؟

جواب: منقطع ضعیف حدیث ہے اس پر علماء کا اتفاق ہے، محذوف راوی کی حالت کے مجہول ہونے کی وجہ سے۔

المدلَّس

سوال نمبر 147: حدیث مدلَّس لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: مدلس اسم مفعول "تدلیس" سے اور تدلیس لغت میں: "مشتری سے سامان کے عیب کو چھپانے" کو کہتے ہیں۔

تدلیس اصل میں "دلّس" سے مشتق ہے دلّس کا معنی: اندھیرا، اندھیروں کا ملنا۔ گویا کہ مدلّس حدیث پر واقفیت رکھنے والے پر معاملے کو پردہ میں رکھنے کی وجہ سے اندھیرا کر دیتا ہے تو وہ حدیث مدلَّس ہو جاتی ہے۔

اصطلاحی تعریف: سند کے عیب کو چھپانا اور اس کے ظاہر کو سنوارنا۔

سوال نمبر 148: تدلیس کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: تدلیس کی دو اقسام ہیں: تدلیس الاسناد، تدلیس الشیوخ۔

سوال نمبر 149: تدلیس الاسناد کی تعریف بیان کریں؟

جواب: راوی اس شیخ سے حدیث روایت کرے جس سے اس نے یہ حدیث نہیں سنی اس کو ذکر کیے بغیر جس سے اس نے یہ حدیث سنی ہے۔

سوال نمبر 150: تدلیس الاسناد کی تعریف کی وضاحت کریں؟

جواب: راوی اپنے اس شیخ سے حدیث بیان کرے جس سے اس نے بعض احادیث سنی ہیں لیکن یہ حدیث جس میں یہ تدلیس کر رہا ہے اسے اس نے اس شیخ سے نہیں سنی بلکہ یہ حدیث اس نے کسی اور شیخ سے سنی ہے لیکن اس شیخ کو حذف کر دیتا ہے اور ایسے الفاظ سے حدیث روایت کرتا ہے جس سے

سماعت کا احتمال ہوتا ہے۔ مثلاً: قال، عن وغیرہ دوسرں کو وھم دلاتا ہے کہ اس نے یہ حدیث اس سے سنی ہے لیکن صراحت نہیں کرتا ہے کہ میں نے اس شیخ سے سنی ہے تاکہ جھوٹ نہ ہو۔ تو وہ "سمعت، حدثنی" وغیرہ نہیں کہتا ہے۔

سوال نمبر 151: تدلیس اور مرسل خفی کے درمیان فرق بیان کریں؟

جواب: امام ابوالحسن بن قطان فرماتے ہیں: تدلیس اور مرسل خفی کے دمیان فرق یہ ہے کہ ارسال میں راوی اس سے روایت کرتا ہے کہ جس سے اس نے اصل ہی کوئی حدیث نہیں سنی ہو۔ یعنی مدلس اور مرسل راوی دونوں ہر ایک شیخ سے وہ چیز بیان کرتا ہے۔ جو اس نے اس شیخ سے نہیں سنی ہوا سے لفظ کے ساتھ وہ سماع کا احتمال رکھتے ہیں۔ لیکن مدلس جس میں تدلیس کر رہا ہے س کے علاوہ بعض احادیث اس شیخ سے سنی ہوتی ہیں۔ ارسال خفی میں مرسل راوی نے جس سے وہ ارسال کر رہا ہے اس سے کبھی بھی اس نے حدیث نہیں سنی ہوتی ہے۔ نہ وہ حدیث جس میں ارسال کر رہا ہے نہ اس کے علاوہ ہاں اس نے اس شیخ کا زمانہ پایا ہوتا ہے یا اس سے ملاقات کی ہوتی ہے۔

سوال نمبر 152: تدلیس الاسناد کی مثال بیان کریں؟

جواب: امام حاکم نے اپنی سند کے ساتھ علی بن خشرم سے روایت کی ہے کہ علی بن خشرم فرماتے ہیں: ہمیں ابن عیینہ نے زہری سے روایت بیان کرتے ہیں ابن عیینہ سے کہا گیا کیا آپ نے زہری سے حدیث سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں ان سے سنی، نہ اس سے جس نے زہری سے سنی۔ اصل سند یوں ہے۔ حدثنی عبدالرزاق معمر عن زہری۔ تو اس مثال میں ابن عیینہ نے اپنے اور زہری کے درمیان سے دو راوی کو حذف کیا۔

سوال نمبر 153: تدلیس تسویہ کی تعریف بیان کریں؟

جواب: حقیقت میں یہ تدلیس الاسناد کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

تعریف: راوی کا اپنے شیخ سے حدیث کو روایت کرنا پھر ایسے دو ثقہ جن میں سے ایک کی دوسرے سے ملاقات ثابت ہے کے درمیان سے ضعیف راوی کو حذف کرنا۔

سوال نمبر154: تدلیس الاسناد کی صورۃ بیان کریں؟

جواب: راوی ثقہ راوی سے حدیث روایت کرئے۔ یہ ثقہ راوی ضعیف سے روایت کرئے اور ضعیف ثقہ سے روایت کرئے۔ اور دونوں ثقہ کی ایک دوسرے سے ملاقات ثابت ہو۔ تو مدلس حدیث روایت کرتا ہے جو اس نے پہلے ثقہ سے سنی ہوتی ہے تو سند سے ضعیف راوی کو ساقط کر دیتا ہے سند میں ۔ اور سند کو بنا دیتا ہے ایک ثقہ کا دوسرے ثقہ سے سماع کے احتمال کے ساتھ۔ تو پوری سند ثقات سے ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر155: تدلیس کی سب سے شریر نوع کس کی ہے؟

جواب: تدلیس تسویہ سب سے شریر نوع ہے۔ کیونکہ ثقہ اوّل تدلیس کرنے میں معروف نہیں ہوتا ہے۔ اور سند پر واقفیت رکھنے والا اس کو پاتا ہے تسویہ کے بعد ثقہ کی ثقہ سے روایت تو وہ اس کی صحت کا حکم لگاتا ہے اس میں شدید دھوکا ہے۔

سوال نمبر156: تدلیس میں مشہور راوی بیان کریں؟

جواب: بقیہ بن الولید: اس کے بارے میں ابو مسھر نے فرمایا((احادیث بقیہ لیست نقیہ فکن منھا علی تقیہ))۔

الولید بن مسلم۔

سوال نمبر157: تدلیس تسویہ کی مثال بیان کریں؟

جواب: ابن ابی حاتم نے اپنی علل میں بیان فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے روایت کی اور حدیث ذکر رواہ إسحاق بن راھویہ، عن بقیة قال: حدثنی أبو وھب الأسدی عن نافع، عن ابن عمر، حدیث: ((لا تحمدوا إسلام المرء حتی تعرفوا عقدة رأیه))۔ قال أبی: ھذا الحدیث له أمر قل من یفھمه. روی ھذا الحدیث عبید الله بن عمرو، عن إسحاق بن أبی فروة، عن نافع عن النبی ﷺ۔ عبید اللہ ابن عمروان کی کنیت ابو وھب، اور یہ اسدی ہے تو اس کنیت بقیہ ذکر کی اور بنی اسد کی طرف منسوب کیا، تاکہ کوئی پہچان نہ سکے۔ یہاں تک کہ اسحق بن ابی فروۃ کو چھوڑ دیں تو کوئی پہچان نہ سکے۔

سوال نمبر158: تدلیس شیوخ کی تعریف بیان کریں؟

جواب:راوی روایت کرے شیخ سے ایسی حدیث جو اس سے سنی ہو۔ تو اس کی کنیت یا اس کی نسبت یا ایسا وصف ذکر کرے جو معروف نہ ہو تاکہ وہ پہچانا نہ جاسکے۔

سوال نمبر159: تدلیس شیخ کی مثال بیان کریں؟

جواب:ابو بکر کا امام مجاہد جو ائمہ قراء میں سے ایک ہیں ان کے بارے میں قول:(حدثنا عبد اللہ بن ابی عبد اللہ) اور اس سے ابو بکر بن داؤد سجستانی مراد لیا۔

سوال نمبر160: تدلیس کا حکم بیان کریں؟

جواب: تدلیس الاسناد: یہ بہت نہ پسندیدہ ہے۔ اکثر علماء نے اس کی مذمت بیان کی ہے۔ امام شعبہ نے تو اس کی شدید مذمت بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔ التدلیس اخو الکذب یعنی تدلیس جھوٹ کا بھائی ہے۔

تدلیس تسویہ: اس کی کراہیۃ تدلیس الاسناد سے زیادہ ہے۔ یہاں تک کہ امام عراقی نے کہا: اِنَّهٗ قَادِحٌ فِيْمَنْ تَعَمَّدَ فَعُلَهٗ یعنی یہ سند کو عیب دار کرنا ہے جو جان بوجھ کر ایسا کرے۔

تدلیس شیوخ: اس کی کراہیۃ تدلیس الاسناد سے کم ہے کیونکہ اس میں مدلّس کسی راوی کو ساقط نہیں کرتا۔ بلکہ اس میں کراہیت مروی عنہ (حدیث) کے ضائع ہونے کے سبب اور سامع (سننے والے) پر اس کی پہچان کے راستے کو دشوار بنانے کے سبب سے پائی جاتی ہے۔ اس لیے اس تدلیس پر ابھارنے والے سبب کے مختلف ہونے سے اس کو مکروہ ہونے کی حالت میں مختلف ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر161: تدلیس پر اُبھارنے والے اغراض و مقاصد بیان کریں

جواب: تدلیس شیوخ پر ابھارنے والے اسباب چار ہیں:

1) شیخ کا ضعیف یا غیر ثقہ ہونا۔

2)اس کی وفات کا مؤخر ہونا اس طرح کہ اس شیخ سے سماع کرنے میں اس راوی کی مشارکت اس سے چھوٹی ہو یا کم درجہ کی جماعت کر رہی ہو۔

3)شیخ کا اصغر سن (چھوٹی عمر) ہونا اس طرح کہ وہ راوی سے بھی چھوٹا ہو۔

4)اس شیخ سے راویت کرنے کی کثرت کا ہونا۔ تو اس کے نام کو ایک ہی صورت میں ذکر کرنے کو راوی پسند نہیں کرتا۔

تدلیس الاسناد پر اُبھارنے والے اسباب پانچ ہیں:

1) اسناد کے اعلی ہونے کا وہم دلانا۔

2) جس شیخ سے کثیر احادیث سنی ہیں اس سے کچھ چھوٹ جانا۔

3)،4)،5)باقی اس کی تین شرائط تدلیس شیخ کی شروع کی تین ہیں۔

سوال نمبر162: مدلّس کی مذمت کے اسباب بیان کریں؟

جواب: مدلّس کی مذمت کے تین اسباب ہیں:

1)جس سے سنا نہیں ہے اس سے سماع کا وہم دلانا۔

2)وضاحت سے عدول کرکے احتمال کی طرف جانا۔

3)اس بات کا جاننا کہ اگر اس کو ذکر کرے گا جس کے ساتھ تدلیس کر رہا ہے تو پسند نہیں کیا جائے گا۔

سوال نمبر163: مدلّس کی روایت کا حکم بیان کریں؟

جواب: علماء کا مدلّس کی روایت کو قبول کرنے میں اختلاف ہے ان میں سے مشہور اقوال یہ ہیں:

1)مدلّس کی روایت مطلقاً مردود ہے۔ کیونکہ تدلیس بذات خود جرح ہے۔

2)اس میں تفصیل ہے اور یہی صحیح ہے

I. اگر مدلّس سماعت کی صراحت کر دیے یعنی "سمعت" وغیرہ الفاظ کہے تو اس کی روایت قبول کی جائے گی۔

II. اگر مدلّس سماعت کی صراحت نہ کرے یعنی "عن" وغیرہ کہے تو اس کی روایت کو رد کر دیا جائے گا۔

سوال نمبر 164: روایت میں تدلیس کو کیسے جانا جائے؟

جواب: تدلیس کو ان امور میں سے کسی ایک سے جانا جا سکتا ہے:

1) مدلّس کا خود اپنے بارے میں کہنا جب اس سے سوال کیا جائے۔ جیسا کہ ابن عیینہ نے کہا۔

2) ماہر ائمہ میں سے کسی امام کا اس کی صراحت کرنا اس بناء پر جو انہوں نے بحث اور غور فکر سے جانا۔

سوال نمبر 165: تدلیس کے بارے میں کونسی مشہور تصانیف لکھی گئی؟

جواب: تین تصانیف خطیب بغدادی کی ہیں۔ اس میں سے ایک مدلّسین کے اسماء کے بارے میں ہیں۔ "التبیین لاسماء المدلسین۔

2) التبیین لاسماء المدلیسن: برھان الدین بن الحلبی (یہ رسالہ طبع ہو چکا ہے۔

3) تعریف اھل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس: حافظ ابن حجر (یہ بھی طبع ہو چکی ہے)۔

المرسل الخَفی

سوال نمبر 166: مرسل خَفی کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: مرسل اسم مفعول ہے "ارسال" سے بمعنی اطلاق۔ گویا کہ مرسِل الاسناد کو مطلق چھوڑ دیتا ہے۔ اُسے ملاتا نہیں ہے۔ خَفی جلی (ظاہر) کی ضد ہے۔ کیونکہ ارسال کی یہ قسم غیر ظاہر ہوتی ہے۔ جس کو بغیر بحث کے نہیں جانا جا سکتا ہے۔

اصطلاحی تعریف: راوی اس سے حدیث روایت کرے جس سے اس کی ملاقات ہوئی ہو یا اس کا زمانہ پایا ہو لیکن اس سے حدیث نہیں سنی۔ ایسے لفظ کے ساتھ جو سماع کا احتمال رکھے، جیسے "قال" وغیرہ۔

سوال نمبر167: مرسل خَفی کی مثال بیان کریں؟

جواب: جو امام ابن ماجہ نے عمر بن عبد العزیز عن عقبۃ عن ابن عامر کے طریق سے مرفوعاً روایت کی: ((رَحِمَ اللہُ حارِسَ الحَرَسِ))۔ عمر کی عقبہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے المزی نے الاطراف میں اسی طرح فرمایا۔

سوال نمبر168: مرسل خَفی کو کیسے پہچانا جائے؟

جواب: ارسال خفی کو ان تین امور میں سے کسی ایک سے پہچانا جاتا ہے:

1) بعض ائمہ کا اس بات کی صراحت کرنا کہ جس سے یہ حدیث روایت کررہا ہے اس سے اس کی ملاقات یا سماعت ثابت نہیں ہے۔

2) خود ارسال کرنے والے کا اپنے بارے میں خبر دینا کہ اس کی ملاقات یا سماعت ثابت نہیں ہے جس سے وہ روایت کر رہا ہے۔

3) حدیث کا دوسری سند سے آنا جس میں راوی اور جس سے وہ روایت کر رہا ہے اس کے درمیان ایک راوی کا اضافہ ہے۔ اسی تیسرے معاملے میں علماء کا ختلاف ہے کیونکہ یہ "المزید فی متصل الاسانید" کی قبیل سے ہو سکتی ہے۔

سوال نمبر169: مرسل خَفی کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ ضعیف ہے کیونکہ یہ انقطاع کی قسم ہے۔ تو جب اس کا منقطع ہونا ظاہر ہو جائے گا تو اس کا حکم منقطع والا ہو گا۔

سوال نمبر170: مرسل خَفی کے بارے میں مشہور تصانیف بیان کریں؟

جواب: کتاب التفصیل لمبہم المراسیل: خطیب بغدادی۔

سوال نمبر171: معنعن کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: معنعن اسم مفعول ہے "عنعن" سے اس معنی میں کہ اس نے "عن عن" کہا۔

اصطلاحی تعریف: راوی کہنا "فلان عن فلان"۔

سوال نمبر 172: حدیث معنعن کی مثال بیان کریں؟

جواب: امام ابن ماجہ نے روایت کی فرمایا: "حدثنا عثمان بن أبي شيبة، ثنا معاوية بن هشام، ثنا سفيان، عن أسامة بن زيد، عن عثمان بن عروة، عن عروة، عن عائشة. قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن الله وملائكته يصلون على ميامن الصفوف"۔

سوال 173: کیا معنعن متصل کی قسم سے ہے یا منقطع کی قسم سے ہے؟

جواب: اس میں علماء کا دو اقوال میں اختلاف ہے:

1) صحیح قول اور جمہور ائمہ حدیث، فقہ اور اصولین کا مؤقف ہے کہ یہ شرائط کے ساتھ متصل ہے۔ اس میں سے دو شرائط پر اتفاق ہے اور اس کے علاوہ شرائط پر اختلاف ہے۔

سوال نمبر 174: حدیث معنعن کی شرائط بیان کریں؟

جواب: وہ دو شرائط جس پر اتفاق ہے۔

1) معنعن روایت کرنے والا مدلّس نہ ہو۔

2) معنعن کا جس سے وہ معنعن روایت کر رہا ہے اس سے ملاقات ممکن ہو۔

وہ شرائط جن میں اختلاف ہے:

1) ملاقات کا ثابت ہونا: یہ قول امام بخاری، ابن مدینی اور محققین کا ہے۔

2) طویل صحبت کا ہونا: یہ قول ابو مظفر السمعانی کا ہے۔

3) اس سے روایت کی پہچان کا ہونا: یہ قول ابو عمر الدانی کا ہے۔

سوال نمبر 175: مؤَنَّن کی تعریف بیان کریں؟

جواب:مؤنَّن اسم مفعول ہے "انن" سے بمعنی نے ان،ان کہا۔

اصطلاحی تعریف:راوی کا:حدثنافلان ان فلانا قال۔۔ کہنا۔

سوال نمبر176:حدیث مؤنَّن کا حکم بیان کریں؟

جواب:امام احمد اور ایک جماعت نے فرمایایہ منقطع ہے یہاں اس کا متصل ہوناظاہر ہو جائے۔

2)جمہور محدثین نے فرمایا:ان عن کی طرح ہے اور وہ مطلق اس کو محمول کرتے سماع پر جو اوپر شرائط گزر چکی ہیں۔

سوال نمبر177:المردود باطعن فی الراوی سے کیا مراد ہے؟

جواب:اس سے مراد ہے زبان سے جراح کرنا،اور راوی کے بارے میں اس کی عدالت،دینیۃ،ضبط،حفظ اور بیدار مغزی کی حثییت سے کلام کرنا۔

سوال نمبر178:راوی میں طعن کے کونسے اسباب ہیں؟

جواب:اسباب طعن راوی دس ہیں۔پانچ عدالۃ سے متعلق ہیں اور پانچ ضبط سے متعلق ہیں۔

وہ پانچ جو عدالت سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں:

1) الکذب 2)التھمۃبالکذب 3)الفسق 4)البدعۃ5)الجھالۃ

وہ پانچ جو ضبط کے متعلق ہیں:

1) فحش غلط 2)سوءالحفظ 3)الغفلۃ4) کثرۃ الاوھام 5) مخالفۃ الثقات۔

سوال نمبر179:حدیث موضوع کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب:یہ اسم مفعول ہے "وضع الشیء" سے یعنی کسی چیز کا گر جانا۔اس کو موضوع اس کے رتبہ سے گر جانے کی وجہ سے کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف:وہ جھوٹ جسے گھڑ اکر بنایا گیاہو اس کو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف منسوب کرنا۔

سوال نمبر180: حدیث ضعیف کا رتبہ کیا ہے؟

جواب: یہ سب سے شر قسم ہے ضعیف کی اور قبیح ہے۔ اور بعض علماء نے اس کو مستقل قسم بنایا ہے اس کو ضعیف کی قسم میں شمار نہیں کیا ہے۔

سوال نمبر181: موضوع روایت کا حکم کیا ہے؟

جواب: علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ کسی ایک اہل علم کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ حدیث موضوع کو روایت کرے بغیر اس کی وضع کو بیان کرے ۔ مسلم کی حدیث کی وجہ سے (("من حدث عني بحديث يُرَى أنه كذب فهو أحد الكاذبين")) یعنی جس نے میری طرف کوئی بات منسوب کی جس میں اس کو جھوٹا دیکھا جارہا ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

سوال نمبر182: حدیث وضع کرنے والوں کا حدیث کی وضع میں کیا طریقہ ہے؟

جواب: وضّاعین کا حدیث وضع کرنے میں دو طریقے ہیں:

1) حدیث کو وضع (گڑنے والا) کرنے والے یا اپنی طرف سے کلام بناتا ہے پھر اس کیلئے سند بناتا ہے اور اس کو روایت کرتا ہے۔

2) حدیث کو وضع (گڑنے والا) کرنے والا کسی عقل مند یا اس کے غیر کے کلام کو اختیار کرتا ہے اور پھر اس کیلئے سند رکھتا ہے۔

سوال نمبر183: حدیث کے موضوع ہونے کو کیسے پہچانا جائے؟

جواب: حدیث موضوع کو ان امور سے پہچانا جاسکتا ہے:

1) اقرار الواضع بالوضع (حدیث کو وضع کرنے والے کا خود وضع کا اقرار کرنا): جیسے ابی عصمۃ نوح بن ابی مریم کا اقرار کرنا کہ انہوں نے قرآن کی سورتوں کے فضائل کے بارے میں ابن عباس سے حدیث کو وضع کیا۔

2) ما يتنزل منزلة اقراره (جو اقرار کرنے کی طرح ہو): کوئی اپنے شیخ سے حدیث روایت کرئے اور جب اس سے اس کی تاریخ ولادت کا پوچھا جائے تو وہ ایسی تاریخ بتائے کہ اس کے شیخ کی وفات اس کی ولادت سے پہلے ہو اور یہ روایت اس کے علاوہ کسی اور سے نہیں جانی جاتی۔

3) قرینۃ فی الراوی (راوی میں قرینہ کا پایا جانا): حدیث کو روایت کرنے والا رافضی ہو اور اہل بیت کی شان میں ہو۔

4) قرینہ فی المروی (حدیث میں قرینہ کا پایا جانا): حدیث کا رکیک الفاظ ہونا یا حس کے مخالف ہونا یا صریح قرآنی آیت کے مخالف ہونا۔

سوال نمبر 185: حدیث کو وضع کرنے کے دواعی کونسے ہیں اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: حدیث کو وضاع کرنے کے اسباب:

1) التقرب الی اللہ تعالیٰ: حدیث کو وضع کرکے وہ لوگوں کو بھلائی میں ترغیب دلاتے ہیں، برے کاموں سے خوف دلانے کیلئے حدیث وضع کرتے ہیں، یہ وضاعین (حدیث کو گڑنے والے) قوم کو زہد اور اصطلاح کی طرف بُلاتے ہیں۔ یہ موضوع کی سب سے شریر قسم ہے۔ کیونکہ لوگ ان کی موضوع احادیث کو ان کے ثقہ ہونے کی وجہ سے قبول کرتے ہیں ان میں سے میسرۃ بن عبد ربہ ہیں۔ ابن حبان نے اپنی کتاب "الضعفاء" میں ابن مھدی سے روایت کیا کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے میسرۃ بن عبد ربہ سے کہا کہ تم احادیث کہاں سے لاتے ہو کہ فلاں نے فلاں کو قراءت کی۔۔۔۔ تو اس نے کہا میں نے اس کو وضع ہے لوگوں کو رغبت دلانے کیلئے۔

2) انتصار للمذھب (مذہب کی مدد کیلئے): خاص طور پر خوارج اور شیعہ جیسے سیاسی فرقوں کے ظاہر ہونے کے بعد ایسے ہی دوسرے سیاسی فرقے فتنوں کے ظاہر ہونے کے بعد۔ ان میں سے ہر ایک فرقے اور گروہ نے اپنے مذہب کی مدد کیلئے احادیث وضع کیں جیسے: علی خیر البشر من شک فِیْہِ کَفَرَ۔

3) اسلام میں طعن کرنے کیلئے: بے دینوں کی قوم جو کھلم کھلا اسلام کے خلاف مکر و فریب نہ کرسکے تو انہوں نے اس خبیث راستے کا ارادہ کیا اور اسلام کو قبیح اور بد شکل بنانے اور اس میں عیب اور طعن کرنے کی غرض سے احادیث ایک تعداد کو وضع کیا۔

ان ہی میں سے محمد بن شامی تھا جسے زندقیت کے جرم میں پھانسی دی گئی، اس نے حمید سے، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالی چاہے۔ لیکن ماہرین نے اس حدیث کی حقیقت واضع کردی۔

4) حکمرانوں کا قرب حاصل کرنے کیلئے: کمزور ایمان والے بعض حکام کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اس حالت کے مطابق جس پر وہ حاکم میں حدیث کو گڑھتے ہیں۔ جیسے غیاث بن ابراھیم النخعی کوفی کا واقعہ امیر المؤمنین مھدی کے ساتھ کہ جب غیاث بن ابراھیم اس کے پاس آیا تو مھدی کو اس نے کبوتری کے ساتھ کھیلتے دیکھا تو اس نے ایک سند چلائی جو نبی کریم ﷺ تک پہنچتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: " لا سبق إلا في نصلٍ، أو خفٍّ، أو حافرٍ، أو جناح " تو اس میں أو جناح کا لفظ زائد کیا مھدی کی وجہ سے۔ اس بات کو مھدی نے جان لیا تو کبوتری کو ذبح کرنے کا حکم دیا اور مھدی نے کہا: میں نے ہی اس کو حدیث وضع کرنے پر اُبھارا۔

5) کسب (کمانے) اور رزق طلب کرنے کیلئے: بعض قصہ سنانے والے کہ وہ لوگوں کو قصہ سنا کر کماتے ہیں اور وہ ایسے اسلامی عجیب و غریب قصہ سناتے ہیں جس کی طرف لوگ کان دڑتے ہیں اور انہیں عطیہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ ابی سعید المدائنی۔

6) قصد الشهرة (مشہور ہونے) کیلئے: وہ حدیث بیان کرتے ہیں جو اس سے پہلے کسی شیوخ حدیث میں سے کسی نے بیان کی۔ تو وہ حدیث کی سند کو بدل دیتے ہیں تاکہ لوگ اس کی بات کی طرف رغبت کریں تو لوگ اس کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ابن أبي دحية وحماد النصيبي

سوال نمبر 186: حدیث کو وضع کرنے میں کرامیہ کا مذہب کیا ہے؟

جواب: ایک بدعتی فرقہ کرامیہ ہے جو باب ترغیب و ترھیب میں وضع حدیث کو جائز قرار دیتے ہیں وہ دلیل پکڑتے ہیں جو بعض طرق سے حدیث روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من كذب على متعمدا اس زیادة جملة: ليضل الناس کے ساتھ۔ لیکن یہ زیادتی ثابت نہیں ہے۔ بعض کہتے ہیں: "نحن نكذب له، لا عليه" ہم ان کے لیے جھوٹ بولتے ہیں نہ کہ ان پر وہ اس سے وضع حدیث پر دلیل پکڑتے ہیں لیکن حضور ﷺ کسی کے جھوٹ بولنے کے محتاج نہیں ہیں۔

جامعة المدينة عربي حديد

جامعة المدينة مرحلة بكالوريوس

جامعۃ المدینہ مرکز جدید